REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہٖ المسیح الموعود

REGD. No. P/GDP. 3

جلد ۲۶   شمارہ ۱۷

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر۔ محمد انعام غوری۔

شرحِ چندہ

سالانہ — ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN Pin. 143516.

۹ر جمادی الاول ۱۳۹۷ھ   ۲۸ر شہادت ۱۳۵۶ ہش   ۲۸ر اپریل ۱۹۷۷ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۵ر شہادت (اپریل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۱۵/۴/۷۷ کی اطلاع مظہر ہے کہ " طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ "۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

★ — حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق بھی مورخہ ۱۵/۴/۷۷ کی اطلاع ہے کہ — " کل (۱۴/۴/۷۷) بخار ہوگیا، بے چینی بھی بہت رہی اور ضعف بھی رہا "۔
احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دُعا فرمائیں۔

قادیان ۲۵ر شہادت (اپریل)۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل وعیال وجملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ ❖

جاپان میں قرآن کریم اور دیگر اسلامی لٹریچر کی نہایت کامیاب نمائش کا انعقاد

ملک کے محققین، سفارتی نمائندوں، پروفیسروں، صحافیوں اور طلباء کی طرف سے گہری دلچسپی کا اظہار!!

از مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد انچارج احمدیہ مسلم مشن۔ جاپان

جاپان کے دارالخلافہ ٹوکیو میں ۲۶ر مارچ ۱۹۷۷ء کا دن جاپان کے ملکی باشندوں اور غیر ملکیوں تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے غیر معمولی ثابت ہوا جبکہ احمدیہ جماعت کی طرف سے " اسلامی دُنیا " کی نمائش کا انتظام کیا گیا تھا۔

اس نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے خاکسار عطاء المجیب راشد نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ " ہم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس نمائش کا افتتاح کرتے ہیں جو بہت ہی رحم کرنے والا ہے "۔ پھر اس نمائش کی غرض وغایت پر تبصرہ کرتے ہوئے خاکسار نے بتایا کہ اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ جاپان کے باشندوں کو اسلام سے متعلق صحیح تعلیمات سے روشناس کروایا جائے۔

" ورلڈ آف اسلام " کی نمائش میں خاص طور پر قرآن مجید کے وہ تراجم رکھے گئے تھے جو جماعت احمدیہ نے مختلف زبانوں میں کئے ہیں۔ قرآن مجید کے تراجم کے علاوہ دیگر اسلامی لٹریچر جو پندرہ زبانوں میں شائع کیا گیا تھا، رکھا گیا، جس سے یہ ثابت ہو رہا تھا کہ جماعت احمدیہ اس وقت اسلام کی بہترین خدمت بجا لا رہی ہے۔

اسی طرح اس نمائش میں دُنیا میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تعمیر کی گئی مساجد اور قائم کردہ مشنوں کی تصاویر بھی آویزاں کی گئی تھیں۔ حاضرین نے اس تقریب میں بڑے ہی ذوق وشوق سے حصّہ لیا۔ اور اپنی دلچسپی کا اظہار کیا۔ جاپان کی سرزمین میں یہ اپنی نوعیت کی پہلی نمائش تھی۔ ملک کے محققین، پروفیسروں، صحافیوں، مختلف ممالک کے سفارتی نمائندوں اور طلباء نے اس میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور وہ بکثرت اسے دیکھنے کے لئے آتے رہے۔

اس موقع پر یہاں کے مقامی پریس نے بہت ہی وسیع پیمانے پر پبلسٹی کا کام انجام دیا۔ خاص طور پر " جاپان ٹائمز " میں اسلام کے متعلق غیر معمولی نمائش کا انتظام کی سُرخیوں کے ساتھ اس خبر کی اشاعت کی گئی۔ مقامی طور پر بھی کئی اخبارات میں اس کا ذکر کیا گیا۔ یہاں تک کہ N.H.K. (جاپان براڈکاسٹنگ کارپوریشن) ریڈیو نے اسی شام اوورسیز پروگرام اکراد زبان میں اس خبر کو نشر کیا۔

اس نمائش کا زیادہ تر حصّہ قرآن کریم کے تراجم دُنیا کی کئی زبانوں پر مشتمل تھا۔ چینی زبان میں کیا گیا ترجمہ بہت زیادہ پسند کیا گیا۔ اور مکرم جناب الحاج مصطفیٰ مکرہ کی خوشنویسی کو زیادہ سراہا گیا۔

نمائش گاہ کو دلکش تصاویر سے مزین کیا گیا تھا اُن تصاویر سے بھی جو انگریزی اور جاپانی زبان پر مشتمل تھیں، اسلام کی تعلیمات وغیرہ کے متعلق معلومات فراہم کی گئیں۔ ان میں سے بعض تصاویر کے ذریعے اس امر کا بھی بہترین رنگ میں اظہار کیا گیا تھا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانیٔ سلسلہ احمدیہ ؑ یعنی مسیح موعود کا دُنیا میں ظہور ہو چکا ہے۔ حاضرین میں بیشتر لوگ اپنی دلچسپی کا اظہار کر رہے تھے۔ اور اسلام کے متعلق جو غلط فہمیاں پیدا ہوگئی تھیں ان کے متعلق سوالات بھی کرتے رہے، اور اطمینان بخش جوابات سُن کر وہ لوگ مطمئن نظر آ رہے تھے۔

سوالات وجوابات کا یہ سلسلہ سارا دن چلتا رہا۔ جس کا اثر سامعین کرام پر بہت ہی اچھا رہا۔ عوام کے لئے احمدیت کا لٹریچر انگریزی اور جاپانی زبان میں مفت تقسیم کرنے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

اس نمائش کے موقعہ پر قرآن مجید کی تلاوت مصر کے ایک قاری صاحب نے خوش الحانی سے فرمائی۔ قاری صاحب کا تلفظ اور لہجہ سحر انگیز تھا اس سے میوزک کے دلدادہ بھی کافی حد تک مطمئن نظر آتے تھے۔ ان لوگوں پر قرآن مجید کی خوبصورت تعلیمات کا کافی اثر ہوا۔ اس کی تلاوت سے عوام پر وجدانی کیفیت طاری ہوگئی تھی۔

مُلک جاپان میں پہلی مرتبہ ایسے وسیع پیمانے پر " اسلامی دُنیا کی نمائش " کا انتظام کیا گیا تھا۔ جو اپنی خوبی اور اشاعتِ اسلام کے لحاظ سے بے نظیر تھی۔ اور یہاں کی مقامی جماعت احمدیہ کا یہ خیال ہے کہ انشاء اللہ اسی طرح ہم اپنی جدوجہد کو مستقبل میں اس سے بہتر رنگ میں پیش کر سکیں گے۔

(آگے دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ر فتح (دسمبر) ۱۳۵۶ ہش / ۱۹۷۷ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ ۱۸-۱۹-۲۰ر فتح (دسمبر) ۱۳۵۶ ہش / ۱۹۷۷ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا احباب اس رُوحانی اجتماع میں شرکت کیلئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔
جو احباب جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں، ان کے لئے دونوں رُوحانی اجتماعات میں شامل ہونے کا بہترین موقع ہے۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب کو جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ❖

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

خدا تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ ملتا ہے مومن اُسے رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ یقین کرتا ہے

اس کی رُوح سے بھی آواز آتی ہے کہ ”مولا بس“ وہ ہر حالت میں اپنی تمام ذمہ داریوں کو ادا کرتا چلا جاتا ہے

مجھے یقین ہے کہ احباب انشاء اللہ صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال کی ذمہ داری پوری کریں گے بلکہ اُن کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا

خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم ارشادات کا ملخص

ربوہ ۔ ۸ شہادت ۔ آج بروز جمعۃ المبارک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامع مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے بتایا کہ مومن اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ تمام نعمتوں اور قوتوں کو اسی کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کرتے ہیں ۔ اور ہر نیا سال جو آتا ہے وہ خواہ اپنے ساتھ کتنی ہی آزمائشیں لائے مگر اُن کی رُوح سے یہی آواز آتی ہے کہ ”مولا بس“ ”مولا بس“ ۔ وہ ہر حالت میں خدا پر توکل رکھتے ہوئے قربانیوں کے میدان میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں ۔ حضور نے فرمایا ، آج جماعتِ احمدیہ کو بھی ایسا ہی کرنے کی توفیق مل رہی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ ہر نیا سال ہم پر جو ذمہ داریاں عائد کرتا ہے ، احباب انہیں ادا کرتے چلے جاتے ہیں ۔ انہی ذمہ داریوں کا ایک پہلو مالی قربانی سے تعلق رکھتا ہے ۔ جو ہر سال جماعت پیش کرتی ہے ۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں کا مشاہدہ کرتی ہے ۔ مجھے امید ہے کہ اب صدر انجمن احمدیہ کا جو نیا مالی سال ماہ مئی میں شروع ہو رہا ہے احباب اس کے شروع ہونے سے پہلے پہلے موجودہ سال کی تمام مالی ذمہ داریوں کو نہ صرف ادا کریں گے بلکہ حسب سابق ان کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں قرآن کریم کی چند آیات کی تلاوت فرمائی اور پھر ان کی تشریح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا ، اس دنیا میں انسان کو جو کچھ ملتا ہے وہ خدا کی طرف سے ہی ملتا ہے ۔ اور اس کا ایک خاص مقصد ہے یعنی رضائے الٰہی کا حصول ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں دو گروہوں کا ذکر فرمایا ہے ۔ ایک گروہ وہ ہے جسے متاعِ زندگی اور نعمتِ حیات دی گئی ہے ۔ مگر اس نے اسی دنیا کو سب کچھ سمجھ لیا ۔ اور وہ حیاتِ اخروی کو بھول گیا ۔ اور دوسرا گروہ وہ ہے جس نے یہ سمجھ لیا کہ خدا کی عطا کردہ سب طاقتیں اور استعدادیں اس لئے دی گئی ہیں تاکہ انہیں نشوونما دے کر خدا تعالیٰ سے پختہ تعلق قائم کرنے کا ذریعہ بنایا جائے ۔ جب بھی خدا کی طرف سے آسمانی ہدایت آتی ہے تو یہ دونوں گروہ نمایاں ہو کر سامنے آجاتے ہیں ۔ حتیٰ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسے کامل ترین نبی اور قرآن کریم جیسی کامل ترین کتاب کی موجودگی میں بھی ایک گروہ نے انکار کر دیا ۔ اور دُنیا کو ہی سب کچھ سمجھ لیا ۔ مگر دوسرے گروہ نے اپنی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دی ۔ اور ہر حالت میں یہی کہا کہ ” مولا بس “ ۔ حضور نے فرمایا کہ آج کی دنیا کی حقیقت یہ ہے کہ آج بھی ایک جماعت ایسی موجود ہے جو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوحانی تربیت اور فیض کے نتیجہ میں آپ کے نقشِ قدم پر چلتی ہے ۔ اور اس کی رُوح سے بھی یہی آواز آتی ہے کہ ” مولا بس مولا بس “ ۔ وہ ” مولا بس “ کا نعرہ لگاتی ہوئی کسی ایک فرد سے بھی دشمنی کئے بغیر محبت اور پیار کے ساتھ ساری دُنیا کے دِل اسلام کے لئے جیتنے کا عزم رکھتی ہے ۔ حضور نے فرمایا ، ہر نیا سال جو ہماری جماعت پر آتا ہے وہ اپنے ساتھ نئی ذمہ داریاں لاتا ہے ۔ اور مجھے خوشی ہے کہ احباب جماعت ہر طرح کی مشکلات اور آزمائشوں کے باوجود ان ذمہ داریوں کو ہر سال ہی ادا کرتے ہیں ۔ اب ماہ مئی سے صدر انجمن احمدیہ کا نیا مالی سال شروع ہوگا ۔ اُس سال کے شروع ہونے سے پہلے پہلے ہم نے اِس سال کی تمام ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے ۔ جن میں مالی ذمہ داریاں بھی شامل ہیں ۔ میں ذکّر کے خدائی حکم کے مطابق احباب کو ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ احباب جماعت نہ صرف ان مالی قربانیوں کو پورا کریں گے بلکہ پہلے کی طرح امسال بھی ان کا قدم کہیں رُکے گا نہیں بلکہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا ۔ خدا کرے کہ ہماری ہر آنے والی نسل خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے اور اس کے نشانات کو ظاہر کرنے والی ہو ۔ اور اس کا طریق یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عاید کردہ ذمہ داریوں کو ہر حالت میں ادا کرتی چلی جائے ۔

(الفضل مورخہ ۹ اپریل ۱۹۷۷ء)

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ یکم شہادت (اپریل) ۱۳۵۶ ہش / ۱۹۷۷ء

ربوہ ۔ یکم شہادت (اپریل) آج جامع مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر پڑھائی ۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں بتایا کہ حقیقی اطمینان اور قلبی سکینت انسان کو ذکرِ الٰہی سے ہی حاصل ہو سکتی ہے ۔ حضور نے فرمایا ، قرآن کریم میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ جو لوگ ذکرِ الٰہی سے اعراض کرتے ہیں وہ بے چینی اور بے اطمینانی کی زندگی گذارتے ہیں ۔ اگر ہم موجودہ زمانہ کی حالت کا تجزیہ کریں تو ہمیں ہر طرف بے اطمینانی نظر آتی ہے ۔ طاقتور اقوام اپنی طاقت میں اضافہ کے لئے مہلک ہتھیار بناتی ہیں ۔ اور پھر اس خوف میں مبتلا ہو جاتی ہیں کہ ان سے کہیں دُنیا خطرناک تباہی سے دوچار نہ ہو جائے ۔ پھر وہ ان ہتھیاروں کو محدود کرنے کی کوشش کرتی ہیں ۔ مگر اس کے لئے جو طریق تجویز کرتی ہیں وہ ان ہتھیاروں کو اور زیادہ پھیلانے کا موجب ہو جاتے ہیں ۔ جس کے نتیجہ میں بے اطمینانی میں اور اضافہ ہو جاتا ہے ۔ حضور نے فرمایا قرآنِ عظیم نے آج سے چودہ سو سال قبل اس حقیقت کا اعلان کر دیا تھا کہ ذکرِ الٰہی سے غفلت کے نتیجہ میں جہنم کی زندگی دُنیا کا مقدر بن جائے گی ۔

حضور نے فرمایا ، قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ دُنیا کی کوئی چیز بے مقصد نہیں ۔ مومن عُسر اور یُسر دونوں حالتوں میں خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہیں ۔ بلکہ ابتلاؤں کے ایام میں وہ خدا تعالیٰ کا زیادہ قرب حاصل کرتے ہیں ۔ وہ زبان سے بھی ذکرِ الٰہی کرتے ہیں اور دِل سے بھی ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت حاصل کر کے اس سے ذاتی تعلق قائم کرتے ہیں ۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ذکرِ الٰہی سے کبھی غافل نہ ہوں ۔ اور اس کی توفیق کے لئے دُعاؤں سے خدا کی مدد چاہیں ۔ کیونکہ ہم نہ اپنے زور سے ذکرِ الٰہی کر سکتے ہیں ۔ اور نہ ہی دُنیا کو اس کی طرف مائل کر کے اسے حقیقی اطمینان سے ہمکنار کر سکتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے ۔ آمین ۔

(الفضل مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۷۷ء)

درخواستِ دُعا

خاکسار ایک ہفتہ سی ایم سی ہسپتال لدھیانہ میں داخل رہنے کے بعد مورخہ ۲۲ کو گھر آ گیا ہے ۔ تاہم بلڈ پریشر اور پاؤں سُن رہنے کی تکلیف کے ساتھ ہی ساتھ چلنے اور کھڑے ہونے کے وقت پنڈلی میں سخت درد کی تکلیف ابھی چل رہی ہے ۔ ڈاکٹروں نے علاوہ ضروری ادویہ کے مہرے کے لئے دو پیٹیاں تجویز کی ہیں ۔ ایک تو کمر کے گرد ہر وقت باندھنے کے لئے ہے ۔ دُوسری پیٹی PELVIC TRACTION ہے جسے کمر سے باندھ کر صبح اور شام ایک ایک گھنٹہ بستر پر لیٹے رہنا ہے ۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جملہ عوارض کو دُور فرما کر کامل صحت بخشے اور صحت و عافیت کے ساتھ زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین بجا لانے کی توفیق دے آمین ۔ خاکسار : محمد حفیظ بقاپوری

خطبہ جمعہ

قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا (التحریم)

اپنے نفس کو بھی اور اپنے اہل کو بھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی آگ سے بچانے کی کوشش کرتے رہو

اہل میں رشتہ دار سارے ہی بنی نوع انسان شامل ہیں

دعاؤں کے ساتھ یہ توفیق حاصل کرو کہ تربیت کی انفرادی اور اجتماعی ذمہ داریوں کو ٹھیک ٹھیک ادا کر سکو!!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۱ تبلیغ ۱۳۵۶ ہش مطابق ۱۱ فروری ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آٹھ دس روز کی بیماری کے بعد میں آج گھر سے نکلا ہوں۔ بیماری کا فلسفہ تو اسلام نے یہ بتایا ہے کہ "اذا مرضت" (الشعراء آیت ۸۱) یعنی انسان خود اپنی غفلت اور بے پرواہی یا بعض دفعہ جان بوجھ کر بے احتیاطی کرنے کی وجہ سے بیمار ہو جاتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ شفاء کے سامان پیدا کر دیتا ہے فَهُوَ يَشْفِيْنِ۔ انسان کے ساتھ جو داعی الی الشر لگا ہے اس کا ایک چھوٹا سا مظاہرہ یہ ہے کہ انسان بیمار ہو جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم اور احادیث سے استدلال کر کے ہمیں یہ بتایا ہے کہ ہر انسان کے ساتھ داعی الی الشر بھی لگا ہوا ہے اور

داعی الی الخیر

بھی لگا ہوا ہے یعنی بعض ایسی طاقتیں ہیں جو انسان کو شر کی طرف بلاتی ہیں جو انسان کو شیطان کی طرف کھینچ کر لے جانا چاہتی ہیں اور بعض ایسی قوتیں ہیں کہ جو انسان کو خیر اور بھلائی اور اللہ تعالیٰ کے قرب کی طرف لے جانا چاہتی ہیں۔ میں نے بتایا ہے کہ بیماری بھی ایک چھوٹا سا شر ہے جیسے داعی الی الشر پیدا کرتا ہے اور بہت سی نیکیاں ہیں جن سے آدمی محروم ہو جاتا ہے مثلاً نماز باجماعت ہی ہے۔ اگر انسان بیمار پڑا ہو تو مسجد میں آنا اس کے لئے فرض نہیں۔ شر کے معنی ہمیں قرآن کریم سے یہ معلوم ہوتے ہیں کہ شیطان کی پیروی کرنا شر ہے اور روح القدس جو ہر انسان کی راہنمائی کے لئے انسان کے ساتھ ہے جیسا کہ شروع میں میں نے کہا کہ داعی الی الخیر کی قوت بھی انسان کو عطا ہوئی ہے تو

روح القدس کی ہدایت

اور راہنمائی میں اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہوں کو تلاش کرنا خیر ہے۔ شر جہنم کی طرف لے جاتی ہے اور خیر اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کی طرف لے جاتی ہے اور ہمیں یہ حکم ملا ہے کہ قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا (التحریم آیت ۷)

اس میں ۲ حکم ہیں ایک قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اور دوسرا قُوْٓا اَهْلِيْكُمْ۔ اول اپنے نفس کو بچاؤ نار سے اور ان چیزوں سے جو دوزخ کی طرف اور اللہ تعالیٰ کے قہر کی جہنم کی طرف لے جانے والی ہیں۔ پہلے نفس کو جہنم سے بچانے کا حکم ہے اور اسلام میں جو سب سے زیادہ ترجیح دی گئی ہے وہ اپنے نفس کو نارِ جہنم سے اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے بچانے کی کوشش کو ہی دی گئی ہے۔ قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اپنے نفسوں کو بچاؤ۔ دوسری جگہ فرمایا لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ (المائدہ آیت ۱۰۶) کہ اگر تم اپنے نفسوں کو شیطان کے حملوں سے بچا کر اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہوں کو اختیار کر کے اس کی رضا کو حاصل کر لو گے تو جو ایسا نہیں کرتے تم پر کیا فرق پڑتا ہے اخروی زندگی میں یا اس زندگی میں، جہاں تک جنت کے حصول کا اور اللہ تعالیٰ کے پیار کے حصول کا تعلق ہے لیکن اسلام جہاں اس بات پر بہت زور دیتا ہے کہ ہر انسان سب سے پہلے اپنے نفس کا ذمہ دار ہے اور اسے یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ اپنے نفس کو خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے محفوظ رکھنے کے لئے ہر قسم کی انتہائی کوشش کرے وہاں اسلام نے ایک

اجتماعی زندگی کا نقشہ

بھی ہمارے سامنے کھینچا ہے اور وہ دوسرے حکم کے اندر آتا ہے کہ قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ یعنی اپنے اہل کو بھی نار سے بچانے کی کوشش کرو اور جہنم سے بچانے کی کوشش کرو۔ اہل میں رشتہ دار سارے ہی بنی نوع انسان شامل ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارا باپ ایک ہے یعنی آدم۔ تم سب آدم کی نسل سے ہو۔ پس اہل کے جو وسیع معنی ہیں اس میں اجتماعی زندگی کا پورا نقشہ آجاتا ہے۔ ہمیں یہ حکم ہے کہ اپنی اجتماعی زندگی کو بھی نار سے بچاؤ۔ شیطان کی طرف لے جانے والی کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کا سب سے پہلے تعلق انسان کے نفس سے ہوتا ہے مثلاً ہوائے نفس ہے، حرص ہے، تکبر ہے، ریا ہے، دنیا داری ہے، ہوسِ مال و دولت و اقتدار ہے۔ قرآن کریم کی شریعت نے ان تمام چیزوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے جو نفسِ واحدہ کو یعنی انسان کے اپنے نفس کو گمراہ کرنے کے لئے ہمیں اپنی زندگی میں نظر آتی ہیں اور جن سے شیطان کام لے کر انسان کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور

اجتماعی زندگی افراد کا مجموعہ ہے

اور پھر مجموعہ خود ایک وحدت بنتی ہے۔ اجتماعی زندگی اس وحدت کا نام ہے۔ اور گرچہ یہ دوسرے نمبر پر ہے لیکن اس کی طرف توجہ کرنے کی زیادہ ضرورت ہے اس لئے کہ نفسِ واحدہ کو، خود انسان کے نفس کو جو حکم دیا گیا ہے اس کا تعلق بھی معاشرہ سے ہے۔ اگر معاشرہ ناپاک ہوگا، گندہ ہوگا، خدا سے دور ہوگا تو انسان کے لئے خود اپنے نفس کی اصلاح کے سلسلہ میں مشکلات بڑھ جائیں گی۔ دوسرے اس کو جو احکام دیئے گئے ہیں ان میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ نوعِ انسانی کو خدا تعالیٰ کی طرف لے کر آنا اور ایسا معاشرہ پیدا کرنا کہ نوعِ انسانی خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کے بعد اس مقام پر قائم رہے۔ پس یہ اجتماعی زندگی کی بھی ذمہ داری ہے اور بالواسطہ انفرادی زندگی کی بھی ذمہ داری ہے۔

اجتماعی زندگی کو شر سے اور نار سے محفوظ رکھنے کے لئے زیادہ توجہ کی، زیادہ کوشش کی اور زیادہ بیداری کی ضرورت ہے۔ اور ضرورت ہے اس بات کی کہ اس سلسلہ میں جہاں ہم اپنے لئے دعائیں کریں وہاں اجتماعی زندگی کے لئے بھی دعاؤں کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ہم یہ اعتقاد اور یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو مہدی بنا کر اس زمانہ میں اُن

تمام بشارتوں کا حامل

قرار دیا ہے جن میں یہ بتایا گیا ہے کہ مہدی کے زمانہ میں اُمتِ مسلمہ میں بڑی

وسعت پیدا ہوگی اور اسلام ساری دنیا میں غالب آجائے گا اور بہت بھاری اکثریت انسانوں کی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی۔ یہ کام جو جماعت کے سپرد ہوا ہے یہ ایک دو دن کا نہیں یہ ایک دو سال کا [illegible] یہ ایک [illegible] نہیں بلکہ یہ اپنے اندر بہت وسعت رکھتا ہے۔ وسعت [illegible] وسعت [illegible] بھی۔ نئے پیدا ہوتے ہیں ان کی صحیح تربیت ہونی چاہئیے۔ [illegible] کی صحیح تربیت ہونی چاہئیے۔ ہم تو جانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہے کہ اس کے ذریعہ سے اسلام کے دائرہ سے باہر رہنے والوں میں سے کس کثرت سے لوگ اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں! پاکستان میں رہنے والے نوجوانوں کی توجہ اس طرف کم جاتی ہے۔ افریقہ میں لاکھوں افراد ایسے ہیں جنہوں نے عیسائیت اور بت پرستی چھوڑ کر اسلام کی صداقت قبول کی اور اسلام کے نور سے ان کے سینے منور ہوئے لیکن جب وہ اسلام کو قبول کرتے ہیں تو شروع میں اپنی اپنی استعداد اور ہمت اور توجہ کے مطابق کوئی جلدی [illegible] تربیت حاصل کرتا ہے اور کوئی آہستہ آہستہ تربیت حاصل کرتا ہے۔ بات کرتے ہوئے جلدی تربیت حاصل کرنے والی مثال یاد آگئی۔ ابھی

چند دن ہوئے

مغربی افریقہ سے ہمارے ایک مبلغ صاحب کا میرے پاس خط آیا کہ ایک عیسائی مسلمان ہوا اور چند ہفتوں کے بعد جماعت احمدیہ نے وہاں کوئی جلسہ [illegible] تھا اس میں اس نے تقریر کی اور اسلام کا عیسائیت سے موازنہ اس رنگ میں کیا کہ عیسائیوں کے لئے حیرت کا باعث اور جماعت کے لئے انتہائی خوشی کا باعث بنا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے عقل اور فراست اور سمجھ اور علم عطا کیا تھا اور توجہ اور محنت اور اسلام کے لئے دل میں پیار اور خدا تعالیٰ کے لئے شکر کے جذبات نے اس طرف توجہ دلائی کہ خدا تعالیٰ نے اندھیرے میں سے نکال کر مجھے نور میں داخل ہونے کی توفیق دی ہے۔ جس مذہب میں وہ پہلے تھا یعنی عیسائیت اس کے متعلق وہ پہلے سے کچھ جانتا ہوگا لیکن جس مذہب میں اور جس نور میں وہ داخل ہوا یعنی اسلام، اس کے متعلق اس نے بڑی جلدی، چند ہفتوں کے اندر ہی، اتنا علم حاصل کر لیا کہ انہوں نے لکھا ہے کہ ہم سب کے لئے بڑی خوشی کا باعث بنا کہ وہ تقریر میں کس طرح عیسائیت اور اسلام کے درمیان موازنہ اور مقابلہ کر رہا ہے بتا میں یہ رہا ہوں کہ ہماری اجتماعی زندگی کی کچھ سرحدیں تو اندرونی ہیں کہ ہمارے بچے پیدا ہوتے ہیں ہمیں ان کی طرف پوری توجہ دینی چاہئیے۔ وہ بڑے ہوتے ہیں۔ جس ماحول میں سے گزر کر وہ پرورش پا رہے ہیں وہ بڑا گندہ ماحول ہے۔ ہماری تعداد بہت کم ہے۔

اجتماعی زندگی کا ایک اثر

[illegible] میں بھی پیدا ہو [illegible] تسلیم! فضا تو ابھی ہم قائم نہیں کر سکتے کیونکہ ہماری تعداد کم ہے اور ہمارے وسائل کم ہیں۔ یہ تمام HANDICAPS (ہینڈی کیپس) ہیں، یہ تربیت کے راستے کی روکیں ہیں لیکن ان تمام اندرونی روکوں کے باوجود ہمارا فرض ہے [illegible] ہماری کوشش ہونی چاہئیے اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی نسلوں کو نسلاً بعد نسلٍ سنبھالتے چلے جائیں اور پھر بیرونی سرحدیں ہیں۔ چھوٹی سی جماعت ہے جو بڑھ رہی ہے اور بڑھ رہی ہے کافی سرعت کے ساتھ۔ خدا تعالیٰ سے دعا کی گئی تھی کہ ایک سے ہزار ہو دیں اور اب تو ایک سے ہزار ہو دیں والے نہیں، ایک سے لکھوکھا ہو گئے بلکہ ایک کروڑ سے زیادہ ہو گئے۔ وہ اکیلا تھا اور ایک صدی ابھی نہیں گزری کہ ایک کروڑ سے زیادہ ساری دنیا میں تعداد ہو چکی ہے اور جماعت پھیلی ہوئی ہے۔ اگر ایک جگہ اتنی بڑی آبادی ہوتی تو ان کے لئے اپنا

صحیح اسلامی معاشرہ

قائم کرنا زیادہ آسان ہو جاتا اور رستے کی روکیں کم ہوتیں لیکن اس طرح بکھرے ہوئے ہیں کہ کہیں دو تین ہی خاندان ہیں۔ کہیں اُن میں کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ اور کہیں ان میں یہ شان نظر آتی ہے کہ افریقہ کے ایک شمال مشرقی ملک کے سربراہ مملکت West Africa (مغربی افریقہ) کے ایک ملک کے دورے پر گئے۔ وہ جس ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے اس میں قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ موجود تھا۔ وہاں بڑے بڑے ہوٹلوں میں سے قریباً ہر ہوٹل میں ہر کمرے میں قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ وہاں کی جماعتوں نے رکھ دیا ہے اور اس کا بڑا فائدہ ہے جس [illegible] یہاں ہوا۔ [illegible] چہ سربراہ مملکت کے ساتھ جو دو چار آدمی [illegible] کے ڈیلیگیشن کے ساتھ [illegible] ایک نے قرآن کریم کا ترجمہ دیکھا جس پر احمدیہ مشن کی مہر لگی ہوئی تھی [illegible] تھا۔ انہوں نے مشن کو فون کیا کہ جماعت احمدیہ یہاں بھی قائم ہے [illegible] قائم ہے اور بہت بڑی ہے۔ ان کو پتہ ہی نہیں تھا۔ کہنے لگے کہ مجھے تو پتہ [illegible] نہیں تھا کہ جماعت اتنی پھیل گئی ہے۔ (میں تربیت کی بات کر رہا ہوں) وہ پھر مشن جماعت کے ساتھ ان کی ملاقاتیں ہوئیں۔ وہ کہنے لگے کہ ہمارے ملک میں احمدی ہو گئے تھے۔ وہاں وہ اکیلا خاندان ہے، [illegible] جماعت نہیں۔ شاید ایک دو خاندان اور بھی ہیں لیکن ان کا آپس میں کوئی ملاپ [illegible] ہے۔ اپنے ملک میں اکیلا

ایک شخص احمدی ہوا

وہ کہتے ہیں کہ ہم کئی بھائی اور بہنیں ہیں۔ مجھے صحیح یاد نہیں [illegible] یا [illegible] میں ان کے والد کی وفات ہوئی۔ وہ صاحب کہنے لگے کہ انہوں نے ہمارے اندر احمدیت [illegible] مضبوطی کے ساتھ قائم کر دی ہے کہ دنیا میں خواہ کچھ ہو جائے ہم بھائی اور بہنیں احمدیت کو نہیں چھوڑ سکتے لیکن ہمارا مرکز سے کوئی تعلق نہیں۔ خصوصاً والد صاحب کی وفات کے بعد ہم بالکل اس طرح ہو گئے ہیں جس طرح کہ احمدیت سے کٹ جائیں [illegible] یہ ہمارا حال ہے لیکن یہ کہ ہم احمدیت کو چھوڑ دیں اور اس کی صداقت جو ہمارے دلوں میں [illegible] گئی ہے۔ اس میں کوئی شبہ پیدا ہو جائے یہ نہیں ہو سکتا۔ [illegible] ایک شخص نے ایسے ماحول میں کہ اس ملک کا ہر دوسرا شخص اس کے خلاف تھا اپنے گھر کے افراد میں اپنے خاندان کے افراد میں اس طرح احمدیت کا [illegible] اس طرح ان کی تربیت کی یہ نظارہ بھی ہمیں نظر آتا ہے اور یہ ممکن ہے۔ اگر کہیں کوئی [illegible] تو وہ ہماری اپنی کمزوری ہے

اتنی زبردست اسلامی طاقت جو اس زمانہ میں ظاہر ہوئی ہے وہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ظاہر ہوئی ہے۔ عیسائی بات نہیں کرتے، ڈرتے ہیں بات کرنے سے اور جو دہریہ ہیں وہ اب مجبور ہو گئے ہیں کہ ہمارے متعلق غور کریں اور سوچیں۔ ہم میں سے جو کمزور ہیں ان کو یہ خوف ہے کہ ہماری کمزوریاں احمدیت سے باہر سامنے آجائیں گی۔ بہرحال

ایک چھوٹی سی جماعت ہے

نہ ان کے پاس پیسہ، نہ ان کے پاس سیاسی اقتدار، نہ ان کے پاس تعداد، نہ ان کے پاس جتھہ، نہ ان کے پاس کوئی ملک، نہ ان کے پاس کوئی فوج، نہ ان کے پاس کوئی مادی ہتھیار اور نہ مادی ہتھیاروں میں ان کو کوئی دلچسپی [illegible] میں ان کو دلچسپی۔ آخر وہ کونسی طاقت ہے کہ ایک دنیا ڈرتی ہے کہ پتہ نہیں یہ کیا چیز ہیں۔ وہ طاقت ہے صحیح اور حقیقی اسلام کی طاقت جس نے آپ کو زمین سے اٹھا کر آسمانوں کی رفعتوں تک پہنچا دیا ہے اور ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا پر عمل کریں۔ اس میں دو حکم ہیں کہ اپنے نفسوں کا بھی محاسبہ کرتے رہا کرو اور اپنے معاشرہ میں بھی کسی گند کو نہ پنپنے دیا کرو۔ کیونکہ اس کے بغیر ہماری ذمہ داری ادا نہیں ہو سکتی۔ میں تو اس [illegible] بات کر رہا ہوں گا جماعت احمدیہ کی بات کروں گا، جو میرا عقیدہ ہے اس کی بات کر رہا ہوں۔ جماعت احمدیہ کی ذمہ داری اس کے بغیر پوری نہیں ہو سکتی۔ سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں ملک ملک میں احمدی ہو جاتے ہیں۔ میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ کمیونسٹ ملکوں میں سے تین ملک ایسے ہو گئے ہیں کہ جن کے اندر اب کچھ جان پیدا ہوئی ہے۔ ایک ملک تو ایسا تھا کہ جہاں احمدی ہوئے لیکن پھر ان کا کوئی تعلق نہیں رہا۔ اب پھر ہو گیا ہے۔ دوسرے دو ملک ایسے ہیں جن میں مسلمانوں میں سے پہلی دفعہ احمدی ہوئے ہیں۔ جس دن وہاں جماعت قائم ہوئی اسی وقت مطالبہ آگیا کہ ہمارے بچوں کو سنبھالنے کے لئے ہماری زبانوں میں ہمیں قرآن کریم کا ترجمہ دو، ہمیں اسلام کی اخلاقیات پر یعنی

اخلاقی تعلیم پر کتابیں

دو، اسلام کی دوسری تعلیم کے متعلق ہماری زبانوں میں ہمیں کتابیں دو۔ اور یہ فرقان ہے جو ہمیں عطا ہوا ہے۔ یہ میرے اور آپ کے زور سے نہیں ہوا بلکہ یہ محض اللہ

تعالیٰ کے فضل سے، اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں ہے کہ جو بشارتیں اس زمانہ کے متعلق آپؐ کو دی گئی تھیں عین ان بشارتوں کے مطابق مہدی آ گئے اور دنیا میں

انقلابِ عظیم کی بنیاد

رکھ دی گئی ـــــ ایک ایسا انقلاب، اسلام کے حق میں اور توحیدِ خالص کو قائم کرنے کے لئے جس نے ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لینا ہے۔ جیسا کہ وعدہ دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کا سچا ہے۔ ساری دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہوگی۔ لیکن اس کے لئے ہمیں ثواب پہنچانے کی خاطر ہم پر کچھ ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں۔ ان ذمہ داریوں کو کبھی بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ سے دعاؤں کے ساتھ یہ توفیق حاصل کرو کہ تربیت کے اندرونی محاذ پر بھی اور بیرونی محاذ پر بھی، تربیت کی جو ذمہ داری ہے اس کے نباہنے کی ہمیں توفیق عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو ہم اور ہمارے بھائی اور ہماری آنے والی نسلیں حاصل کرنے والی ہوں۔ ٭

روشنی پائی ظلمت کدوں نے قدم رکھا جہاں ہم نے

از جناب یوسف احمد صاحب عرفانی الاسدی ۔ بمبئی

تڑپتی بجلیوں کے درمیان بسائے آشیاں ہم نے
روشنی پائی ظلمت کدوں نے قدم رکھا جہاں ہم نے
کوئی مسدود کر کے دیکھ لے راہیں ہماری
کئے ہیں ہر طرف قافلے در قافلے رواں ہم نے
نہ تو منزلیں تھیں مختصر نہ غبار راہ بھی مشکبیز،
مزاج بحر و بر سے بے نیاز دیکھے جہاں ہم نے
بلندیاں ایسی بھی تھیں کہ شاہیں بھی تھے لرزاں
فرشتوں کی مگر پائی قوت پرواز اسے آسماں ہم نے
شب و روز جہاں ناقوس بجتے تھے عرفانی
لرز اٹھے مقام وہ جب دی اذاں ہم نے

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۹؍۴ کو بعد نمازِ عصر مسجدِ مبارک میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ تعالیٰ نے عزیزہ امۃ الحمید صاحبہ بنت مکرم محمد یوسف صاحب گجراتی درویش قادیان کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم عبد النصیر صاحب فاروقی ولد مکرم عبد الودود صاحب فاروقی ساکن لاہور، مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر کے عوض فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔

(ایڈیٹر بدر)

خط و کتابت کے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کیجیے! (مینیجر بدر)

قرار دادِ تعزیت بر وفات

سید اختر احمد صاحب اورینوی

منجانب

مجالس تحریکِ جدید و وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

بہ رپورٹ محترم وکیل الاعلیٰ صاحب تحریکِ جدید کہ حضرت سید وزارت حسین صاحب رضی اللہ عنہ ساکن اورین (بہار) کے فرزندِ اکبر محترم سید اختر احمد صاحب اورینوی (ڈی۔ لٹ) ۳۱؍ مارچ کو رحلت فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ٥

آپ چند سال پہلے شعبۂ اردو پٹنہ یونیورسٹی کے ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے تھے۔ اور پھر بھی یونیورسٹی آپ کی خدمات سے استفادہ کرتی رہی۔ اردو ادب میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ اس لئے آل انڈیا ریڈیو نے آپ کے سانحۂ ارتحال کی خبر کئی بار نشر کی تھی۔

آپ اسلام اور عالمِ اسلامی تحریکات سے گہری واقفیت رکھتے تھے۔ فصیح البیان تھے۔ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر کرنا آپ کو مرغوبِ خاطر تھا۔ جلسہ سالانہ قادیان میں آپ نے متعدد بار مسحور کن تقریریں کیں۔ آپ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی قبولیتِ دعا کا نشان تھے۔ سنہ ۱۹۷۶ء سے مجلس تحریکِ جدید کے اور سنہ ۱۹۶۷ء سے مجلس وقفِ جدید قادیان کے رکن تھے۔ مالی تحریکات میں آپ خوشدلی سے شریک ہوتے تھے۔ آپ کی قلمی خدمات میں آپ کی تصنیف "مقامِ محمود" بابت حضرت مصلح موعود رضؓ ایک ناقابلِ فراموش، عظیم الشان خدمتِ سلسلہ ہے۔ آپ اسلام کے عاشقِ صادق تھے۔ غیور احمدی تھے اور اوصافِ حمیدہ کے مالک تھے۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ

مجالس تحریکِ جدید و وقفِ جدید کا یہ مشترکہ اجلاس محترم سید اختر احمد صاحب اورینوی کی وفات پر خصوصاً اس سے پیدا شدہ جماعتی نقصان پر ان کی اہلیہ محترمہ نیز ان کے برادر محترم سید فضل احمد صاحب ایڈیشنل انسپکٹر جنرل پولیس پٹنہ اور دیگر اقارب سے تعزیت کرتا ہے اور سارے ممبران دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو مدارجِ عالیہ سے نوازے اور آپ کے تمام پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے آمین ـــ!

(نقل فیصلہ نمبر ۸ / ۱۲-۴-۷۷)

اخبارِ قادیان

٥ ـ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان مورخہ ۱۹؍۴ کو مکرم مولوی محمد فاروق صاحب مع اہل و عیال کے ہمراہ بمبئی تشریف لے گئے ہیں۔ مولانا صاحب موصوف، مکرم مولوی محمد فاروق صاحب کو بمبئی کے مشن کا چارج دینے کے بعد، اپنے اہل و عیال کو ساتھ لے کر واپس قادیان تشریف لے آئیں گے۔ مکرم مولوی محمد فاروق صاحب کو بمبئی میں بطور مبلغ مقرر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر رنگ میں خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔

● ـ مسجد مبارک قادیان میں حدیث بخاری شریف کا درس بفضلہ تعالیٰ جاری ہے۔ گزشتہ دنوں جب مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی سرینگر تشریف لے گئے تھے تو آپ کی عدم موجودگی میں مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے درس دینے کی سعادت حاصل کی۔ ان دنوں بھی مکرم مولوی صاحب موصوف کے بمبئی تشریف لے جانے کے باعث، مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد درس حدیث دینے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔

قادیان ۲۵؍ اپریل۔ آج تعلیم الاسلام ہائی سکول اور نصرت گرلز سکول قادیان کے سالانہ امتحانات کے نتائج نکلے۔ اللہ تعالیٰ کامیاب ہونے والوں کو مبارک کرے۔ آمین۔

● ـ ہمارے بہت سے بچوں اور بچیوں نے میٹرک اور کالج کے مختلف امتحانات دیئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ ٭

وہ پھول ——— جو مرجھا گئے

موت العالِم موت العالَم

از مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی ناظر بیت المال آمد

بہشتی مقبرہ قادیان کی مقدس سرزمین میں قطعۂ صحابہؓ کی ساتویں لائین میں ایک تازہ قبر کی پائینتی کے پاس اداس اور مغموم کھڑا صاحبِ قبر کی بلندیٔ درجات کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں دعا کے لئے ہاتھ اُٹھا رہا ہوں۔ شدتِ غم واندوہ سے ہاتھ لرز رہے ہیں۔ تالم کی فراوانی سے سارے جسم میں سنسناہٹ ہے۔ اور اعصاب میں بے جانی کی سی کیفیت ہے۔

ایک ناقابلِ قبول سی دُعا لبوں پر مچل رہی ہے۔ ایک ناممکن الوقوع سی خواہش بار بار دل سے اُٹھ رہی ہے کہ کاش! ایک بار پھر ایسا ہو کہ یہ صاحبِ قبر بول اُٹھیں وہی پُر رعب انداز ہو۔ وہی گرجدار لَے ہو۔ وہی محبت کے پانی سے گوندھی ہوئی ہیبت کانوں کی لوؤں سے ٹکرائے "چوہدری صاحب! ادھر آئیے!!" اور میں ادب واحترام کے ساتھ اس مقدس وجود کے قریب ان کی کرسی سے سٹ کر اس چبوترے پر بیٹھ جاؤں ——— اس چبوترے پر جو مہمان خانہ کے گیٹ کے اندر ہے جہاں ہر شام وہ بزرگ اپنی شگفتگی درشتی اور سنجیدگی کے ساتھ قریباً ایک گھنٹہ تشریف رکھتے تھے کہ شاید کوئی غم زدہ درویش اپنی رُوداد غم سنانے ان کے حضور آسکے۔ شاید کوئی آلام روزگار کا ستایا ہوا درویش ان کے دامن میں پناہ لینے آپہنچے۔ اور ——— شاید درویشی کے طویل دور میں بے شمار قسم کے غم۔ الم۔ خاندانی آلام کی تمازتوں کا جھلسا ہوا زخم خوردہ درویش ان سے عطاء مرہم کی التجاء کرسکے۔

میں قبر کی پائینتی کی جانب بدستور اس آواز کا منتظر کھڑا ہوں جس کی شدت بہت تیز ہوتی تھی۔ جس کی حدّت میں بردبار شخص کے لئے رعب میں پیار تھا۔ جس کی جھڑک میں شفقت تھی ——— مگر وہ آواز نہیں آتی۔ جھنجھلا کر سوچتا ہوں کہ اگر حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب بولنا چاہیں اور واقعی بول اُٹھیں تو ان کی آواز اتنی پاٹ دار ہے کہ ان کے جسد بزرگ کو چھپانے والی یہ دس پندرہ منوں مٹی ان کی آواز کو روک نہیں سکتی۔ وہ تو اپنے دفتر میں بولتے تھے تو بڑے گیٹ تک ان کی آواز سنائی دیتی تھی۔

انتظار اور اداسی کی کیفیت میں حقیقت کی طرف لوٹتا ہوں۔ آہ حضرت مولانا تو وفات پا چکے ہیں۔ تربودستہ قوتوں کا سے کارکنانِ قضاء وقدر تو انہیں ہم سے چھین کر وہاں لے گئے ہیں جہاں سے کوئی نہیں آیا کرتا۔ جہاں کوئی نہیں بولا کرتا۔ جہاں آوازیں نہیں ہوتیں جہاں لبوں پر مہریں ہوتی ہیں جہاں خموشیوں کا پہرہ ہوتا ہے۔

ایک بے کسی اور بیچارگی کے عالم میں حضرت مولانا کو مخاطب تصوّر کرتا ہوں۔ اور عرض کرتا ہوں حضرت! آپ تو ایک بہت وسیع وعریض سائبان تھے جسے قدرت نے لپیٹ کر اندر رکھ لیا ہے۔ ہم نے متواتر تیس سال تک آپ کے محفوظ سائے میں غم و الم کی دھوپ سے بچنے کے لئے پناہ لی آپ شہر ناقدراں کو چھوڑ کر شہر خموشاں میں کیوں چلے آئے۔ دیکھئے تو آرزوؤں درخواستوں اور فریادوں سے کیسے بھرپور کتنے ہی قلوب اور صعوبت انتظار میں ہیں کہ آپ کے کان توجہ فرمائیں تو کچھ عرض کیا جائے۔ کتنی تمنائیں ہیں جو بیان کی راہ پانے کے لئے سینوں میں مچل رہی ہیں۔ کتنی خواہشیں ہیں جو آپ سے ——— اور صرف آپ سے ہی بیان کی جاسکتی تھیں ہم اپنے بے شمار ایسے راز بھی آپ سے بیان کر دیا کرتے تھے جنہیں ہم اپنی بیویوں اور قریب ترین عزیزوں تک سے پوشیدہ رکھتے تھے کیونکہ ہم جانتے تھے کہ آپ انہیں راز رکھیں گے اور ہمارے لبوں سے نکلا ہوا راز ہمیشہ کے لئے آپ کے وسیع الظرف سینے میں محفوظ ہو جائے گا۔ ہم آپ سے مشورے بھی مانگا کرتے تھے اور آپ کے مشوروں کی اصابت پر یقین کامل رکھتے تھے۔ اور یہ اسی لئے تھا کہ ہر درویش نے ہمیشہ آپ کے امیر جماعت ہونے کے باعث آپ کو باپ کا درجہ دیا۔ اور ہمیں بھی یہ اعتراف ہے کہ آپ نے ہم سب کو ہمیشہ اپنے ہی بچے سمجھا۔

پلکوں نے آنسوؤں کو رستہ دے دیا اور میں ایک التجائے مجسم بن کر ابھی تک اس آواز کا انتظار کر رہا ہوں ——— اس آواز کا جو صرف حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب کی آواز تھی۔ لیکن آہ! وہ آواز نہیں آتی ——— وہ آواز ——— کہ وہ آواز اب کبھی نہیں آئے گی۔ وہ آواز ۱۳؍ اپریل کی صبح کو ہمیشہ کے لئے بند ہو گئی۔

میں پھر ایک کربناک عالم تصوّر میں صاحبِ قبر سے مخاطب ہوں۔ حضرت! آپ نے ہم درویشوں کی بہت سی بچیوں کو ان کی شادیوں کے موقع پر اپنی بیٹیوں کی طرح شفقت بھرا بزرگانہ ہاتھ سر پر پھیر کر رخصت کیا۔ ہمارے بیٹوں کی شادیوں پر اپنے بیٹوں کی طرح خوشیاں منائیں۔ آپ ان کے دادا ہو سکتے۔ لیکن حضرت! یہ آپ نے کیا کیا کہ اپنے دو جوان بیٹوں اور ایک جوان بیٹی کی شادی کا بھی انتظار نہیں کیا۔ اپنے پیارے بیٹوں کو دولہے بنے ہوئے تو دیکھ لیا ہوتا۔ اپنی پیاری بیٹی کو دلہن کے عروسی جوڑے میں رخصت کر دیا ہوتا۔ آپ کے بڑے دو بیٹے اور بڑی بیٹی تو خدا کے فضل سے جوان اور سمجھدار ہیں۔ انہیں بخوبی علم ہے کہ ہمارے ابا اب وہاں چلے گئے ہیں جہاں سے کبھی واپس نہ آئیں گے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے صبر کرنے کا سلیقہ اور توفیق بھی بخشی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ وناصر رہے ——— لیکن آپ کی چھوٹی بچی ابھی ناپختہ عمر میں ہے وہ کچھ عرصہ تو آپ کا انتظار کرے گی۔ پھر وہ صبر کا مفہوم سمجھ لے گی۔ اور پھر وہ سنِ شعور وبلوغت کو پہنچ کر آپ کے پیار اور آپ کے نقوش کو ذہن میں لا کر یاد کیا کرے گی۔ اس یاد کے ساتھ آنسو بھی بہیں گے اور آہیں بھی۔

لیکن حضرت مولانا! اگر آپ میری بات سُن رہے ہیں تو میں ایک بڑی ہی الم انگیز خبر آپ کو سنانے چلا ہوں آپ کا چھوٹا فرزند عزیز بشارت احمد چند روز قبل اپنی والدہ محترمہ کے پاس بیٹھا تھا۔ ڈاک آئی تو ماں نے ڈاک پڑھنا شروع کی بشارت دیکھتا رہا اور سوچتا رہا خدا جانے اس نے کیا ہو کہ یکدم اپنی والدہ سے یہ دردناک الفاظ کہے:-

"ابا وہاں سے آ تو نہیں سکتے
لیکن کیا وہ خط بھی نہیں لکھ سکتے"

یہ سُن کر اس ماں کے دل پر کیا گزری ہو گی اس کا اندازہ تو صرف وہی کر سکتی ہے۔ لیکن حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب دیکھئے کہ آپ کا وہ پیارا اور لاڈلا بیٹا آپ کے خط کا انتظار کر رہا ہے وہ بیٹا شاید آپ کو سب سے زیادہ پیارا تھا۔ جو گھر میں اور دفتر میں آپ سے چمٹا رہتا تھا۔ اور آپ جب کسی درویش کی تیمارداری یا کسی شادی غم کے موقعہ پر کسی کے ہاں تشریف لے جاتے تھے تو یہ بچہ آپ کی انگلی پکڑے ہوتا تھا۔ یا شاید آپ اس کی انگلی پکڑے ہوتے تھے۔ اور ہم اکثر سوچا کرتے تھے کہ ننھا بچہ بوڑھے باپ کا سہارا لے کر چل رہا ہے یا بوڑھے باپ کا بڑھاپا خدا تعالیٰ کے اس انعام کے سہارے چل رہا ہے۔

حضرت! یہ تو ہم جانتے ہیں کہ ہر ذی روح کے لئے موت مقدر ہے اور ہر متنفس کے لئے ایک دم واپسیں۔ لیکن آپ کی جسمانی صحت آپ کی توانائی آپ کی قوتِ کارکردگی آپ کی قوتِ ارادی اور جواں سالی کا لبادہ اوڑھے ہوئے آپ کی کہولت نے ہمیں یہ احساس کبھی نہ ہونے دیا کہ آپ اتنی جلد اور اتنی اچانک ہم سے جدا ہو جائیں گے۔ آپ کا قامت اتنا بلند و پُررعب تھا آپ کا جسم اتنا تنومند اور بھرا ہوا تھا آپ کی آواز میں اتنی شوکت تھی کہ ابھی کئی سالوں تک یہ سوچنا بھی ہمارے لئے جائز نہ تھا کہ آپ ہمیں جلد داغِ مفارقت دے جائیں گے۔ البتہ آپ کی چال میں جو ذرا سستی آگئی تھی۔ وہ کبھی کبھی تو فکر وہ ضرور کر جاتی تھی۔ لیکن اسے ہم یا تو عمر کا اقتضاء سمجھتے تھے یا زیادہ سے زیادہ یہ کہ ٹرین پلیٹ فارم کے قریب پہنچ کر دھیمی ہو ہی جایا کرتی ہے۔

ہمارے درویشی کے ان تیس سالہ دور میں دفتری اوقات کی پابندی جو آپ کی عادت میں اتنی شدت تھی کہ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ دفتر کے مقررہ اوقات سے کبھی ایک منٹ بھی لیٹ پہنچے ہوں یا دفتری اوقات کے ختم ہونے سے ایک منٹ بھی قبل اُٹھ گئے ہوں آپ کی یہ مردانہ وار مداومت اتنی غیر منقطع تھی کہ تیس برس کے درجنوں بار ہم کچھ لیٹ پہنچنے کی وجہ سے شرمندہ ہوئے اور بڑے محجوب ہو کر آہستہ آہستہ قدموں سے آپ کے دفتر کے سامنے سے

گزرے کہ کہیں یہ گرج کانوں کے پردے نہ پھاڑ دے کہ "تمہیں دفتر کے وقت کا علم نہیں ہے"۔

ہم سب درویش تو آپ کے نیچے تھے اور ہمارا فرض تھا اس امر پر آمادہ کرتا تھا کہ آپ کی خدمت میں جب حاضر ہوں تو وہ مؤدبانہ حاضری ہو۔ لیکن آپ کی عظمت تو غیر مسلموں میں بھی مسلم تھی۔ اور ہم نے دیکھا کہ غیر مسلموں کے خواص و عوام میں سے جب کوئی شخص آپ کے پاس حاضر ہوا اس نے بڑی عقیدت اور احترام کے ساتھ اپنے رواج کے مطابق آپ کے گھٹنوں کو چھوا۔ اور ہاتھ جوڑ کر سلام کیا آپ کے جنازہ میں شہر کے ہر طبقہ کے لوگ کس طرح امڈ کر آ گئے تھے یوں جیسے ان کا اپنا ہی بزرگ فوت ہو گیا ہو۔

آپ کے الطاف کریمانہ آپ کے اوصاف بزرگانہ آپ کا انداز ناصحانہ اور آپ کا تبحر علمی اور وسیع تعلیمی تجربہ وغیرہ کے بارہ میں تو شاید بدر کا ایک خاص نمبر عنقریب نکلنے والا ہے۔ جس میں آپ کے اوصاف حمیدہ کے بارہ میں لکھنے والے بہت کچھ لکھیں گے اور وہ برحق بھی ہوگا کیونکہ آپ کی ساری عمر تعلیم و تعلم میں گزری۔ اور آج جبکہ احمدیت کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچ چکی ہے اور دنیا کے ہر ملک میں سینکڑوں مبلغین دین محمدؐ کی سربلندی کے لئے شب و روز کوشاں ہیں ان میں سے ہر مبلغ اس بات پر فخر کرتا ہے کہ اس نے آپ سے درسی تعلیم پائی یا کوئی علم حاصل کیا مدرسہ احمدیہ کے ایک قدیمی استاد اور ہیڈ ماسٹر کی حیثیت سے آپ نے جن سینکڑوں شاگردوں کو زیور علم سے آراستہ کیا۔ اس کے اثمار تو دیکھئے کہ آپ کے دینی شاگرد دنیا بھر کو نے میں اسلام کا ڈنکا بجا رہے ہیں۔ ان سب کو جب آپ کی وفات حسرت آیات کی اطلاع پہنچی ہوگی تو وہ کیسے مغموم و ملول ہو رہے ہوں گے۔ وہ کس طرح دل تھام کر رہ گئے ہوں گے کہ جس شفیق استاد سے تعلیم پا کر وہ ساتواں سمندر پار تبلیغی جہاد پر شب و روز مصروف ہو سکے۔ وہ عظیم القدر ہستی دنیا سے اٹھ گئی۔

حضرت مولانا! آج کتنے ہی لوگ دلوں میں حسرت لئے آپ کی اس گرانقدر شخصیت کا گزرا ہوا تصور دلوں میں لئے محلہ احمدیہ کی گلیوں میں سے گزرتے ہیں تو ان کی گلیوں میں چلتے پھرتے دیکھ کر یوں لگا کرتا تھا۔ جیسے بازار لوگوں سے بھرا ہوا ہو یوں جیسے ایک عظمت حرکت میں ہو یوں جیسے وہ باعظمت و جبروت شخصیت پکار رہی ہو کہ مجھے دیکھو! میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک زمانہ کی نشانی ہوں۔ اے قدردانو! میری آنکھوں کو دیکھو ۔۔۔ اس لئے دیکھو کہ ان آنکھوں نے کئی سال تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چہرے کی قریب سے زیارت کی ہے۔ ان آنکھوں میں اس مبارک مامور زمانہ۔ عشاق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سردار کے خد و خال محفوظ ہیں۔ جس کے مقدس چہرے کو دیکھ کر بے شمار لوگوں نے صداقت کی دلیل پالی تھی۔ میں نے اپنا بچپن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں قادیان میں گذارا جو چند کچے اور نیم پختہ گھروندوں کی ایک گمنام بستی تھی۔ میں مدرسہ احمدیہ کے ابتدائی طلبہ میں سے ایک تھا۔ جب درختوں کی چھاؤں میں چند سادہ لوح بزرگ تعلیم دینے پر مامور تھے۔ اور پھر میں نے اپنے دم واپسیں سے قبل محض خدا کے فضل سے یہ زمانہ بھی دیکھ لیا کہ احمدیت خدا تعالیٰ کے وعدوں کے عین مطابق بڑی سرعت کے ساتھ زمین کے کناروں تک جا پہنچی۔ اور اس تبلیغ کو پہنچانے والے اکثر میرے شاگرد تھے۔

میں اسی طرح مغموم اور اداس قبر کی پائینتی کی طرف ایک چھوٹی سی دیوار پر بیٹھ گیا ہوں۔ حضرت مولاناؓ کی بے شمار شفقتیں اور رفعتیں میری نگاہ کے آگے کھلی میں جھلملا رہی ہیں میں پھر قبر کی تازہ اور سرخ رنگ کی مٹی کو دیکھ رہا ہوں۔ ایک احساس ندامت سے یکدم لرز جاتا ہوں اور پھر صاحب قبر سے مخاطب ہوتا ہوں۔ حضرت مولانا! ہم آپ کے بچے تھے ہم کئی بار اپنے مسائل لے کر آپ کے پاس پہنچتے۔ کئی بار روٹھتے، کئی بار بچتے۔ کئی بار ضد کرتے اور کئی بار اپنے سنگین اور فوری مسائل کے باعث (خاکم بدہن) ہمارے منہ سے کچھ ایسے الفاظ بھی نکل جاتے جنہیں آپ کی عظمت سے کچھ بھی نسبت نہ ہوتی۔ لیکن آپ کی پیشانی ہمیشہ کشادہ رہی آپ کے ماتھے پر بل نہ آیا۔ آفرین ہے آپ کی فراخ حوصلگی پر کہ آپ کے کمرے سے باہر نکلتے وقت کبھی کسی کو احساس تک نہ ہوتا تھا کہ آپ ناراض ہو گئے ہیں ۔۔۔ آپ باپ جو تھے اور باپ تو شفیق ہوا ہی کرتے ہیں۔ آپ بزرگ جو تھے اور بزرگ تو ہمیشہ ہی چشم پوشی کیا کرتے ہیں۔

میرے قابل صد احترام مولانا! آپ کے سوانح حیات لکھنے والے تو آپ ہی کے لائق اور شہرۂ آفاق رکھنے والے شاگردوں میں سے بہت سے ذی علم اور قد آور بزرگ موجود ہیں اور وہ یقیناً آپ کے مناقب اور آپ کے اخلاق فاضلہ کو بہت مؤثر انداز میں بیان کریں گے۔ میں تو ایک ناچیز اور کم علم درویش ہوں جس نے آپ کے سکینت بخش سائے میں درویشی کے ۲۹ سال گزارے ہیں۔ مجھے تو اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں آپ کی خدمت میں محبت کا ایک نذرانہ اور عقیدت کے چند پھول پیش کرنے تھے۔ خدا انہیں قبول فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں ارفع مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ میری ایک معذرت بھی قبول فرمائیے کہ میں نے یہ چند الفاظ اسی عنوان ("وہ پھول جو مرجھا گئے") کے تحت تحریر کئے ہیں۔ حالانکہ آپ صرف ایک پھول ہی نہ تھے بلکہ ایک گلدستہ تھے۔ بلکہ ایک چمن تھے آپ ہماری ظاہر بین نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔ لیکن آپ کے کارہائے نمایاں اور خدمات جلیلہ تو ہمیشہ زندہ رہنے والی چیز ہے اور آئندہ کا مورخ جب احمدیت کی تاریخ مرتب کرے گا۔ تو اس کا ایک سنہری باب آپ بھی ہوں گے۔

میں قبر کی پائینتی سے اٹھ کر شہر خموشاں کے ساکنین کے لئے دعا کرتا ہوا شہر ناطقاں کی طرف آ رہا ہوں یہ سوچ دل و دماغ پر حاوی ہے کہ آسمان احمدیت کا کتنا بڑا ستارہ تھا جو ڈوب گیا کوئی میرے کان میں سرگوشی کر رہا ہے اور مجھے محسوس ہوتا ہے کہ یہ حضرت مولانا کی آواز ہے ۔۔۔

ہمارے بعد اندھیرا رہے گا محفل میں
بہت چراغ جلاؤ گے روشنی کے لئے

دیودرگ میں پانچ نوجوان حلقہ بگوش احمدیت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دیودرگ میں ایک مخلص جماعت ہے اور افراد جماعت غیر از جماعت دوستوں کو تبلیغ کرتے رہتے ہیں لیکن بعض شر پسند لوگ مختلف شکل میں جماعت کے دوستوں کو تنگ کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ چند ماہ قبل ایک احمدی دوست کا جنازہ قبرستان میں دفن کرنے پر ہنگامہ کھڑا کر دیا گیا لیکن محکم باباخدا کی حفاظت احمدیوں کی مدد کی اس واقعہ سے خاص طور پر نوجوانوں میں احمدیت کے بارہ میں ایک جستجو پیدا ہو گئی۔ اور احمدیت کے قریب آنے کا خدا تعالیٰ نے موقع پیدا کر دیا ہے۔ الحمد للہ بعض غیر از جماعت نوجوانوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کا خاص شوق پیدا ہو گیا ہے چنانچہ گزشتہ دنوں مورخہ ۲۷/۲ کو خاکسار کو محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے حکم کی تعمیل میں مکرم وسیم احمد صاحب ابن محترم عبد الکریم صاحب کے نکاح کے سلسلہ میں مکرم محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی نائب امیر جماعت حیدرآباد کے ہمراہ دیودرگ جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں پہنچنے پر علم ہوا کہ خطبہ نکاح کے موقع پر غیر از جماعت افراد بھی کثیر تعداد میں شریک ہو رہے ہیں بعد نماز مغرب بوقت خطبہ نکاح احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت دوست بھی تشریف لائے خاکسار نے اعلان نکاح کے وقت انسان کی پیدائش کی غرض اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بے نظیر عشق جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور ازدواجی زندگی پر اچھے رنگ میں روشنی ڈالی نکاح کے اعلان کے بعد دعا ہوئی چنانچہ چھ نوجوان اسی مجلس میں میری جانب آگے بڑھے اور مجھے ان کو اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ہماری یادگار کے طور پر مولوی صاحب کے ساتھ لی جائے۔ آج ہم احمدی ہو گئے ہیں اور کہا کہ احمدی ہی آنحضرتؐ سے حقیقی عشق رکھتے ہیں ان چھ نوجوانوں میں سے پانچ کی بیعت لی گئی جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) مکرم عبد الغفور صاحب بی اے ہیلتھ انسپکٹر (۲) مکرم محمد اسمٰعیل صاحب (۳) مکرم محمد اقبال صاحب (۴) مکرم خواجہ حسین صاحب (۵) مکرم عبد الغنی صاحب لونر۔ محترم محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی نے پرسوز دعا کرائی۔

ایک دلچسپ اور ایمان افروز واقعہ جس سے ان نوجوانوں میں زیادہ تحریک ہوئی بیان کرنا مفید ہوگا۔ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب غیر احمدیوں کی مسجد میں سیرۃ النبی صلعم کے جلسہ میں اخبار بدر کا ایک مضمون جو دین حق صلعم کی مدح میں لکھا ہوا تھا اچھے الفاظ میں پڑھ کر سنایا جب آپ یہ مضمون سنا رہے تھے تو غیر از جماعت افراد پر وجد طاری تھا۔ لیکن جب آپ ان الفاظ پر پہنچے کہ "آج جماعت احمدیہ ہی بہتر رنگ میں اسلام کی خدمت کر رہی ہے کیونکہ ان میں امام موجود ہے"۔ تو ان کو زدوکوب کیا گیا گالیاں دی گئیں۔ اور پھر مار پیٹ شروع کر دی۔ اور مکرم محمد اسمٰعیل صاحب مع چار نوجوانوں کے حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت عطا فرمائے آمین خاکسار حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ

واضح ہو کر احمدیت کوئی نیا دین یا مذہب نہیں ہے بلکہ تجدید و احیاءِ اسلام ہی کا دوسرا امتیازی نام ہے۔ کیونکہ موجودہ دور میں عام مسلمان حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق صرف نام کے مسلمان رہ گئے تھے۔ انہوں نے قرآن کو مہجور کی طرح چھوڑ دیا اور اسے پس پشت پھینک دیا گیا اور شریعت کی بجائے رسوم و تقلید کو اختیار کرنا ہی مسلمانی سمجھا جانے لگا اور علماء کی حالت بھی بمطابق حدیثِ نبوی "شر من تحت ادیم السماء" بدترین مخلوق کی ہوگئی۔ تب اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق مسیح موعود و مہدی معہود کو قادیان کی مقدس سرزمین میں مبعوث فرمایا تاکہ نام کے مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بنایا جائے۔ دینِ اسلام کا احیاء کر کے شریعت کا قیام کیا جائے۔ اور اُن میں سچی توحید، معرفتِ الٰہی، تنظیم و اتحاد اور جذبۂ خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام پیدا کر کے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی روح اور تڑپ پیدا کی جائے۔ اور چونکہ اس مقصد کے حصول کے لئے ایک انفرادیت اور امتیاز کی ضرورت تھی تاکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے نمونہ پر قائم ہونے والی الٰہی جماعت عام مسلمانوں میں ضم ہو کر پھر انہی جیسی نہ بن جائے۔ اس لئے اس الٰہی جماعت کا نام جماعتِ احمدیہ رکھا گیا۔ اس تعلق میں خود حضرت بانی جماعتِ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"وہ نام جو اس سلسلہ کے لئے موزوں ہے جس کو ہم اپنے لئے اور اپنی جماعت کے لئے پسند کرتے ہیں وہ نام مسلمان فرقہ احمدیہ ہے۔ اور جائز ہے کہ اس کو احمدی مذہب کے مسلمان کے نام سے بھی پکاریں .... اور اس فرقہ کا نام مسلمان فرقہ احمدیہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام تھے۔ ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرا احمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور اس میں یہ مخفی پیشگوئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن دشمنوں کو تلوار کے ساتھ سزا دیں گے جنہوں نے تلوار کے ساتھ اسلام پر حملہ کیا اور صدہا مسلمانوں کو قتل کیا۔ لیکن اسم احمد جمالی نام تھا جس سے مطلب یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں آشتی اور صلح پھیلائیں گے۔ سو خدا نے ان دو ناموں کی اس طرح پر تقسیم کی کہ اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی میں اسم احمد کا ظہور تھا اور ہر طرح سے صبر اور شکیبائی کی تعلیم تھی۔ اور پھر مدینہ کی زندگی میں اسم محمد کا ظہور ہوا اور مخالفوں کی سرکوبی خدا

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۳۵۵ ہش (۱۹۷۶ء)

عقائدِ احمدیت!

از مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد۔ صدر مدرسہ احمدیہ

کی حکمت اور مصلحت سے ضروری سمجھی۔ لیکن یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ آخری زمانہ میں پھر اسم احمد ظہور کرے گا۔ اور ایسا شخص ظاہر ہوگا جس کے ذریعہ سے احمدی صفات یعنی جمالی صفات ظہور میں آئیں گی۔ اور تمام لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ پس اسی وجہ سے مناسب معلوم ہوا کہ اس فرقہ کا نام فرقہ احمدیہ رکھا جائے۔ تا اس نام کو سنتے ہی ہر شخص سمجھ لے کہ یہ فرقہ دنیا میں آشتی اور صلح پھیلانے آیا ہے۔ اور جنگ اور لڑائی سے اس فرقہ کا کچھ سروکار نہیں۔"

(تبلیغ رسالت جلد نہم صفحہ ۹۰-۹۱)

پس وہ مقدس وجود جس کے لئے مسلمان صدیوں سے چشم براہ تھے وہ عین وقت پر آیا اور اس نے اعلان کیا کہ:-

"مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حکم ہوں۔" (اربعین عا)

اور فرمایا:-

"میں اس خدا کی قسم کھا کر لکھتا ہوں، جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیثِ صحیحہ میں خبر دی ہے جو صحیح بخاری اور مسلم اور دوسری صحاح میں درج ہیں وکفیٰ باللّٰہِ شہیدًا۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۱۳)

تو سعید فطرت روحیں اس آسمانی نداء کی طرف کھنچی چلی آئیں۔ اور ایک سے سَو۔ سَو سے ہزاروں اور ہزاروں سے لاکھوں کی تعداد میں ہر ملک اور ہر قوم کے لوگ اس الٰہی جماعت میں شامل ہوتے چلے گئے اور آج خدا کے فضل سے امام مہدی کی جماعت ایک کروڑ سے بھی بڑھ چکی ہے اور بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اور ہم خدا تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق یقین رکھتے ہیں کہ اب وہ دن دُور نہیں ہیں جب ساری دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا یعنی اسلام اور ایک ہی پیشوا ہوگا یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ——!

لیکن علماء اور فقہاء کی بدقسمتی ہے کہ انہوں نے اس آسمانی آواز کو ٹھکرا دیا۔ اور اپنی عادت کے مطابق اس پر کفر کے فتوے لگائے۔ اس الٰہی جماعت کو خارج از اسلام قرار دیا۔ اور امام مہدی و مسیح موعود اور آپ کی جماعت کی تکذیب و تکفیر کو اپنا محبوب مشغلہ بنا لیا۔ اور یہ کوئی نئی بات نہیں کیونکہ اب علماء کے پاس سوائے تکفیر کے ہتھیار کے اور کوئی حربہ ہے ہی نہیں۔ اور ایسا ہونا بھی تقدیرِ الٰہی تھا جیسا کہ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

"و اذا خرج هذا الامام المهدى فليس له عدو مبين الا الفقهاء خاصة فانه لا يبقى لهم رياسة ولا تمييز عن العامة۔"

(فتوحات مکیہ جلد ۳ صفحہ ۳۷۴)

کہ جب امام مہدی ظاہر ہوں گے تو اُن کے سب سے زیادہ شدید دشمن اس زمانہ کے علماء و فقہاء ہوں گے کیونکہ (اگر وہ امام مہدی کو مان لیں گے تو) اُن کی عوام پر حکومت اور ان پر امتیاز باقی نہ رہے گا۔

اور پھر یہ امر بھی دلچسپ ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسلمان اس وقت ۷۳ فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اور ہر فرقہ دوسرے پر کفر کے فتوے لگا چکا ہے۔ اس لحاظ سے تو دنیا میں اس وقت کوئی بھی مسلمان فرقہ باقی ہی نہیں رہا۔ لہٰذا اپنی اس پرانی روش کے مطابق اگر علماء ہمیں کافر قرار دیتے ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج گردانتے ہیں تو ہمیں نہ تو اس پر افسوس ہونا ہے اور نہ ہی تعجب!

اور پھر یہ امر بھی ہمارے لئے بہت ہی دلچسپ ہے کہ آنحضرت صلعم نے امتِ محمدیہ کے ۷۳ فرقوں کے بارے میں یہ فرمایا تھا کہ "کلهم فی النار الا ملة واحدة" کہ سارے ہی فرقے جہنمی ہوں گے سوائے ایک فرقہ کے جو نجات پانے والا ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کونسا فرقہ ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا "ما انا علیه و اصحابی" (ترمذی) کہ وہی جس طریق پر کہ میں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں اب مسلمانوں کا ہر فرقہ اپنے آپ کو ہی ناجی قرار دینے کے لئے زور لگاتا اور دوسرے کو گمراہ اور کافر قرار دیتا ہے۔ جیسا کہ لاہور کا شیعہ رسالہ "پیغامِ عمل" اپنی اشاعت نومبر ۱۹۷۶ء کے صفحہ ۳ پر رقمطراز ہے:-

"فی زمانہ امتِ مسلمہ جن بیشتر فرقوں میں بٹی ہوئی ہے اُن میں بقول نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی فرقہ ناجی یعنی نجات حاصل کرنے والا ہے۔ لیکن ہمارے تمام فرقوں میں یہ بات عام ہے کہ ہر فرقہ دوسرے فرقے کی غلطیاں بیان کرتا ہے اور اُن کے راہِ ہدایت پر نہ ہونے کی دلیلیں اور تاویلیں پیش کرتے ہیں ایک دوسرے سے سبقت لے جانا چاہتا ہے۔ اور ہمارا یہ مسئلہ عیسائیوں اور یہودیوں کا مسئلہ بن کر رہ گیا ہے۔"

لیکن بھلا ہو رابطہ عالمِ اسلامی اور اس کے بعد پاکستان کی نیشنل اسمبلی کا کہ ان کے ذریعہ اب سارے فرقے متحد ہو کر ایک الٰہی اور حقیقی مسلمان جماعت کو "غیر مسلم" قرار دینے کی وجہ سے وہ سب حدیثِ نبوی "کلھم" کے مصداق بن چکے ہیں۔ اور احمدی فرقہ کے مسلمانوں کو الگ کر کے خدا تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ وہ اکیلا ناجی فرقہ کونسا ہے۔ اور خدا کے فضل سے آج ساری دنیا میں جماعتِ احمدیہ ہی وہ منفرد اور ممتاز جماعت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے خدمت و اشاعتِ اسلام میں تن من دھن سے مصروف ہے۔ اور وہی صدق و وفا داری۔ اخلاص و ثباتِ قدم اور ایثار و قربانی کا نمونہ پیش کر رہی ہے جو صحابہ رضی اللہ عنہم نے پیش کیا۔ اور غلبۂ اسلام کی مہم میں اس کا ہر قدم کامیابی و کامرانی اور ترقی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے:

مسیح وقت اب دنیا میں آیا
خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے اُن کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

لیکن بجائے اس کے کہ علماء ظواہر غلبۂ اسلام کی اس عظیم مہم میں حصہ لے کر خود بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کا نمونہ پیش کرتے، آدم کے بیٹے کی طرح حسد میں مبتلا ہو کر اس الٰہی جماعت کو نابود کرنے کی ہر ممکن کوشش میں لگ گئے اور اپنا آخری اور فرسودہ حربہ پاکستان کی قومی اسمبلی کی قرارداد کی صورت میں پاس کر کے یہ سمجھ لیا کہ اب یہ لوگ اسلام کی اشاعت و خدمت ختم کر دیں گے۔ قرآن کی ترویج و اشاعت کو بند کر دیں گے۔ لیکن ہم ساری دنیا کو ببانگِ دہل یہ جتلا دینا چاہتے ہیں کہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں کہ وہ ہمارے دلوں سے اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نکال سکے۔ ہمیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے والے علماء، احمدیت کی

ترقی کو ہرگز روک نہیں سکے۔ اور نہ روک سکتے ہیں۔ اور نہ آئندہ کبھی روک سکیں گے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت یہ بتلا رہی ہے کہ اس قادر و دانا کے پاس ہونے کے لحاظ سے اب تک جو لوگ اس سلسلہ میں جوق در جوق داخل ہو چکے ہیں اور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اور اس سال کے جلسہ سالانہ میں بھی نئے بیعت کرنے والوں کا تانتا بندھا رہا ہے۔

اور پھر خلافتِ ثالثہ میں جاری ہونے والی سکیموں میں خدا تعالیٰ نے اتنی برکت اور ترقی بخشی ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ ربوہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صرف ایک سکیم "نصرتِ جہاں" کے صرف ایک بیرونی ملک میں برآمد شدہ نتائج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے ۵۳ لاکھ کے سرمایہ سے چند سالوں کے عرصہ میں ۲ کروڑ ۶۲ لاکھ روپے کا منافع دیا ہے۔ یہ روپیہ ہمیں کسی اسرائیل نے نہیں دیا۔ کسی سرمایہ دار حکومت نے نہیں دیا اور کسی اشتراکی حکومت نے نہیں دیا بلکہ یہ اس خدا نے ہمیں دیا ہے جس کے نزدیک تمام انسان برابر ہیں۔

پس احمدیت کوئی نیا دین یا مذہب ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ ہر احمدی کے دل اور رگ و ریشہ میں اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کی محبت اور عشق رچا ہوا ہے۔ چنانچہ خود بانیٔ جماعتِ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ جس قدر ہمارے مخالف لوگوں کو نفرت دلا کر ہمیں کافر اور بے ایمان ٹھہراتے اور عام مسلمانوں کو یہ یقین دلانا چاہتے ہیں کہ یہ شخص مع اپنی تمام جماعت کے عقائدِ اسلام اور اصولِ دین سے برگشتہ ہے۔ یہ ان حاسد مولویوں کے وہ افترا ہیں کہ جب تک کسی دل میں ایک ذرہ بھی تقویٰ ہو ایسے افترا نہیں کر سکتا۔ جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰہِ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو، قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔ بالخصوص قصوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں۔ اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روزِ حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جلّ شانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعتِ اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترکِ فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمۂ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں۔ اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلفِ صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہلِ سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں، ان سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ ۸۶-۸۷)

اسی طرح آپ نے فرمایا ؎

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدامِ ختم المرسلین
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاکِ راہِ احمدِ مختار ہیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اس راہ پر قربان ہے

(ازالہ اوہام حصہ دوم صـ۷۶۴ـ)

جب حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ اور ہم احمدیوں کا یہ اعتقاد ہے جس کا ہم ہمیشہ اقرار کرتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں تو پھر طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون سے ایسے اختلاف ہیں کہ جن کی وجہ سے علماء ہمارے دوسرے مسلمان بھائی مسلمان نہیں سمجھتے۔ اس زمانہ میں جس چیز کو بنیاد بنا کر جماعتِ احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے وہ ہے "مسئلہ ختمِ نبوت"۔ جو بقول علماء ظواہر کے احمدی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے حالانکہ یہ سراسر غلط اور بے بنیاد بہتان ہے۔ بلکہ اس کے برعکس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں جابجا آنحضرت صلعم کے خاتم الانبیاء ہونے کا اقرار ہے۔ جیسا کہ ابھی ایک حوالہ میں نے آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔ پس حقیقت میں ہمارا اختلاف ختمِ نبوت کے تعلق میں دیگر مسلمانوں سے ہرگز نہیں ہے یہ تو محض سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے علماء نے بہتان طرازی کی ہے جس کا ازالہ انشاء اللہ میں آگے چل کر کروں گا۔ اس جگہ میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ احمدیوں اور دیگر مسلمانوں کے درمیان اگر کوئی بنیادی اور حقیقی اختلاف ہے تو وہ صرف اور صرف وفات و حیاتِ مسیح کا ہے۔ اور باقی اختلافات تو محض فروعی ہیں۔ چنانچہ حضرت امام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"یاد رہے کہ ہم میں اور ان لوگوں میں بجز اس ایک مسئلہ کے اور کوئی مخالفت نہیں۔ یعنی یہ کہ یہ لوگ نصوصِ صریحہ قرآن و حدیث کو چھوڑ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے قائل ہیں۔ اور ہم بموجب نصوصِ قرآنیہ اور حدیث متذکرہ بالا اور اجماع ائمہ اہلِ بصارت کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں۔"

(ایام الصلح صفحہ ۸۸)

چنانچہ قرآن مجید اور احادیثِ نبویہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے پختہ دلائل علماء کے سامنے رکھے کہ جس سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ تو زندہ آسمان پر اٹھائے گئے اور نہ ہی اب تک وہاں زندہ موجود ہیں بلکہ وہ دوسرے انبیاء کی طرح اپنی طبعی عمر گزار کر ۱۲۰ سالہ کی عمر میں فوت ہو گئے۔ اور ان کی قبر سری نگر کے محلہ خانیار میں موجود ہے۔ اور اس کے لئے بھی آپ نے تاریخی اور عقلی دلائل پیش کئے جو آپ کی کتابوں میں درج ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مخالف علماء نے آپ کے خلاف مخالفت و تکفیر کا ایک طوفانِ بے تمیزی برپا کر دیا۔ اور جماعتِ احمدیہ پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جانے لگے۔ لیکن برہان و دلیل کو جبر و تشدد سے نہ کبھی پہلے رد کیا جا سکا اور نہ آئندہ کیا جا سکتا ہے۔ سچائی نے اپنا اثر دکھایا اور اب حال یہ ہے کہ وہی مسلمان جو حیاتِ مسیح کو ایک طے شدہ مسئلہ خیال کرتے تھے۔ جس کو اسلام کا ایک اہم عقیدہ سمجھتے تھے اور جس کو مدارِ کفر و ایمان گمان کیا جاتا تھا آج جماعتِ احمدیہ کے پیش کردہ زبردست دلائل کے سامنے عاجز آ کر یہ کہنے پر مجبور ہو رہے ہیں کہ حضرت مسیح کی حیات یا وفات کے عقیدہ کا کفر و ایمان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ چنانچہ سید حبیب صاحب نے اپنی کتاب "تحریک قادیان صـ۲۰۹ـ" میں تحریر کیا ہے کہ:۔

"غرض حیاتِ مسیح ابتداء سے مختلف فیہ مسئلہ رہا ہے اور ایسے لوگ مرزا صاحب سے بہت پہلے موجود تھے جو مسیح کی موت کے قائل تھے..... لیکن جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں حیات و مماتِ مسیح کے متعلق ہر مسلمان مطالعہ کے بعد اپنی دیانت دارانہ رائے قائم کرنے میں آزاد ہے۔ اس کی یہ رائے نہ اس کو کافر بنا سکتی ہے نہ مومن۔"

اسی طرح سید سلیمان ندوی صاحب نے وفاتِ مسیح کے بارے میں امام ابن حزم کا مذہب بیان کرنے کے بعد لکھا ہے:۔

"اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سر سید مرحوم سے پہلے بھی کچھ علماء اس مسئلہ میں ان کے ہم آہنگ گزرے ہیں۔ اور آج کل جو لوگ اس مسئلہ کو کفر اور اسلام کا معیار بنا رہے ہیں وہ افراط و تفریط میں مبتلا ہیں۔"

(رسالہ معارف مارچ ۱۹۳۶ء)

علاوہ ازیں علماءِ مصر میں سے علامہ رشید رضا سابق مفتی مصر و ایڈیٹر رسالہ المنار۔ علامہ مفتی محمد عبدہٗ۔ الاستاذ محمود شلتوت۔ الاستاذ احمد العجوز۔ الاستاذ مصطفی المراغی۔ الاستاذ عبد الکریم الشریف۔ الاستاذ عبد الوہاب النجار۔ ڈاکٹر احمد زکی ابو شادی۔ سبھی نے اپنے فتاویٰ و مضامین میں وفاتِ مسیح کا اقرار کیا ہے اسی طرح علماءِ ہند و پاکستان میں سے حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری علیہ الرحمۃ۔ مولانا عبید اللہ سندھی۔ نواب اعظم یار جنگ۔ مولوی چراغ علی صاحب۔ سر سید احمد خان صاحب۔ مولانا ابو الکلام آزاد۔ علامہ اقبال۔ علامہ محمد عنایت اللہ المشرقی بانیٔ خاکسار تحریک۔ غلام احمد صاحب پرویز ایڈیٹر ماہنامہ طلوعِ اسلام۔ نے جماعتِ احمدیہ کے موقف کی تائید کی ہے۔ اس سلسلہ میں دلچسپ بات یہ ہے کہ سید ابو الاعلیٰ مودودی نے بمصداق شعر ؎

خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں یوں خامہ فرسائی کی ہے کہ :-

"قرآن کی رُو سے زیادہ مطابقت اگر کوئی طرزِ عمل رکھتا ہے تو وہ صرف یہی ہے کہ رفعِ جسمانی سے بھی صریح اجتناب کیا جائے اور موت کی تصریح سے بھی بلکہ مسیح علیہ السّلام کے اُٹھائے جانے کو اللہ تعالےٰ کی قدرتِ قاہرہ کا ایک غیر معمولی ظہور سمجھتے ہوئے اس کی کیفیت کو اسی طرح مجمل چھوڑ دیا جائے جس طرح خود اللہ تعالےٰ نے مجمل چھوڑ دیا ہے۔"

(مولانا مودودی پر اعتراضات کا علمی جائزہ مصنفہ مولوی محمد یوسف، حصّہ اوّل صفحہ ۷۹)

پس ایک لحاظ سے مودودی صاحب نے بھی وفاتِ مسیح کے دلائل کے سامنے گھٹنے ٹیک ہی دئے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ اس کے اقرار کی وہ جرأت نہ کر سکے۔ اور یہی وجہ ہے کہ رابطہ عالمِ اسلام ہو یا پاکستان کی قومی اسمبلی۔ کسی کو بھی اس بنیادی اور حقیقی اختلافی مسئلہ کی طرف اشارہ کرنے کی بھی جرأت نہیں ہوئی۔ اور یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ مسئلہ حیاتِ مسیح کے میدان میں جماعتِ احمدیہ ایک عظیم فتح پا چکی ہے۔ اور حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ کی یہ پیشگوئی نہایت وضاحت سے پوری ہو رہی ہے کہ :-

"یاد رکھو کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا۔ ہمارے سب خالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی اُن میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ پھر اُن کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور اُن میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی تب خدا اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دُنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اُترا۔ تب دانشمند یک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نا اُمید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دُنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اُس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۹۵)

اب حل طلب مسئلہ یہ ہے۔ کہ جب یہ ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام فوت ہو گئے ہیں تو پھر اُن کی آمدِ ثانی کے بارے میں جو پیشگوئیاں ہیں اُن کا کیا مقام ہے؟ اس موقع پر بعض نادان مسلمان کہہ دیا کرتے ہیں کہ اب کسی مہدی اور مسیح کی ضرورت نہیں ہے۔ نہ کسی نے آنا تھا اور نہ آئے گا۔ دراصل اُن کا یہ موقف حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی مذکورہ پیشگوئی کے مطابق نتیجہ ہے۔ مایوسی اور بیزاری کا۔ ورنہ مسیح و مہدی کی آمد کے بارے میں پیشگوئیوں اور خبروں میں اس قدر تواتر پایا جاتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے صحابہ سے لے کر آج تک مسلمان ہر دور میں اس کے منتظر رہے ہیں۔ اگر اس کی بنیاد محض جھوٹ پر ہوتی تو یہ تواتر ہرگز نہ ہوتا۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی آمدِ ثانی سے مُراد اُن کے مثیل کا آنا ہے۔ یعنی اُمتِ محمدیہ ہی کا کوئی فرد حضرت مسیح علیہ السّلام کی خو بو اور صفات لے کر مبعوث ہونے والا تھا۔ جیساکہ بعض بزرگانِ سلف نے اس کا اظہار بھی کیا ہے۔ چنانچہ امام سراج الدین ابن الوردی نے مسیحؑ کے اصالتًا نزول کی تصدیق کے بعد ایک دوسرے گروہ کا عقیدہ یوں لکھا ہے :-

"قَالَتْ فِرْقَةٌ مِنْ نُزُوْلِ عِيْسٰى خُرُوْجُ رَجُلٍ يُشْبِهُ عِيْسٰى فِي الْفَضْلِ وَالشَّرَفِ كَمَا يُقَالُ لِلرَّجُلِ الْخَيْرِ مَلَكٌ وَلِلشِّرِّيْرِ شَيْطَانٌ تَشْبِيْهًا بِهِمَا وَلَا يُرَادُ الْاَعْيَانُ۔"

(خریدۃ العجائب و فریدۃ الرغائب ص۲۱۴ مطبوعہ التقویم العلمی مصر)

یعنی ایک گروہ نے نزولِ عیسیٰؑ سے ایک ایسے شخص کا ظہور مراد لیا ہے جو فضل و شرف میں عیسیٰ علیہ السّلام کے مشابہ ہوگا۔ جیسے تشبیہ دینے کیلئے نیک آدمی کو فرشتہ اور شریر کو شیطان کہتے ہیں۔ مگر اس سے مراد فرشتہ یا شیطان کی ذات نہیں ہوتی۔

اور حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر عرائس البیان جلد ۲ ص۲۶۲ میں فرمایا ہے کہ :-

"وَجَبَ نُزُوْلُهٗ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ بِتَعَلُّقِهٖ بِبَدَنٍ اٰخَرَ۔"

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا نزول آخری زمانہ میں ایک دوسرے بدن (وجود) کے ساتھ ضروری ہے۔*

* اور یہی جماعتِ احمدیہ کا عقیدہ ہے جس کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السّلام فضل و شرف کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے مشابہ، مثیل اور بروز ہیں۔ اور بخاری کی حدیث امامکم منکم کے مطابق اسی اُمت میں سے ہمارے امام ہیں۔ (باقی)

مدراس میں تربیتی اجلاس

جماعتِ احمدیہ مدراس کے زیرِ اہتمام مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۷۷ء ۵ بجے شام زیرِ صدارت مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مقامی آٹو دنگنڈیں مکرم عبدالسلام صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ ایک تربیتی اجلاس شروع ہوا۔

حضرت رسول کریم صلعم کی مدح میں عزیزم رفیق احمد صاحب نے تامل میں اور عزیزم شفیع اللہ صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک نظم پڑھ کر سُنائی۔

اس کے بعد عزیزان طاہر احمد صاحب، بشارت احمد صاحب اور ناصر احمد صاحب نے تامل زبان میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السّلام اور مسئلہ ختم نبوت پر پُرجوش تقریریں کیں۔

اس کے بعد مکرم عصمت اللہ صاحب نے سیرت النبی صلعم پر اُردو میں۔ مکرم منصور احمد صاحب نے صداقت مسیح موعود علیہ السّلام پر تامل میں خاکسار محمد احمد اللہ نے سیرت النبی صلعم اور اخلاقِ محمدیؐ پر اُردو میں مکرم ایم کے میران شاہ صاحب نے صداقت مسیح موعود علیہ السّلام ختم نبوت کی حقیقت پر تامل میں اور مکرم رفیع احمد صاحب نے حضرت رسول کریم صلعم کی پاکیزہ زندگی اور اُسوۂ حسنہ کے بارے میں انگریزی میں تقریر کی۔

آخر میں صدر محترم نے اپنی صدارتی تقریر میں اجرائے نبوت کے متعلق مختلف آیات و احادیث کی روشنی میں تقریر کرنے کے بعد حالاتِ حاضرہ کی روشنی میں احمدیت کی صداقت کے بارہ میں تفصیلی بحث فرمائی۔ پروگرام کے درمیان بعض احباب کی خواہش پر مکرم مولوی صاحب نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی نظم

؎ "نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے"

پڑھ کر تامل میں اس کا ترجمہ سُنایا۔

آخر میں مکرم مولوی صاحب نے اجتماعی دُعا کروائی۔ جلسہ میں احمدی مردوں اور مستورات کے علاوہ غیر احمدی احباب و مستورات بھی شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر طرح سے بابرکت بنا دے۔ آمین۔

خاکسار۔ محمد احمد اللہ سیکرٹری تبلیغ مدراس۔

درخواست ہائے دُعا

۱۔ برادرم مکرم ایم اے باقی صاحب جوڈیشیل مجسٹریٹ فرسٹ کلاس صاحب گنج (بہار) کی اہلیہ محترمہ اِن دِنوں سخت بیمار ہے ڈاکٹروں نے مکمل آرام بتایا ہے اور علاج بھی جاری ہے اسی بناء پر وہ سخت پریشان ہیں جملہ احباب جماعت کی خدمت میں موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ محمد اکرم گجراتی قادیان۔

۲۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ پچھلے چند دنوں سے بیمار چلی آرہی ہیں جس کی وجہ سے کمزوری ہوگئی ہے۔ احباب کرام سے کامل صحت کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار کے چھوٹے بہن بھائی کے سالانہ امتحان میں کامیابی کے لئے بھی درخواستِ دُعا ہے۔

خاکسار۔ سیّد وسیم احمد قادیان

۳۔ خاکسار کا چھوٹا بھائی انیس احمد مبارک ماہ اپریل میں میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ اس کی نمایاں کامیابی کے لئے نیز خاکسار کے چچا کچھ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اُن کی کامل شفایابی کے لئے جملہ احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ این۔ الیاس احمد جلیل دیوورگی قادیان۔

۴۔ خاکسار کی ممانی مکرمہ بلقیس بیگم صاحبہ کا پیٹ کا اپریشن خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیاب ہوگیا ہے۔ الحمدللہ۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی اور صحت و سلامتی والی درازیٔ عمر کے لئے نیز خاکسار کے بھائیوں کے کاروبار میں ترقی اور والدہ صاحبہ کی صحت و سلامتی والی لمبی عمر کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ فیاض احمد قادیان

جاپان میں "اسلامی دنیا" کی نمائش

(بقیہ صفحہ اوّل)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

یونیورسٹی کے ایک طالب علم نے حیرت سے اپنے خیالات کا ان الفاظ میں اظہار کیا کہ "میں کبھی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ مجھے ایک دن اسلام کے متعلق اتنی بہت معلومات حاصل ہو سکیں گی۔" یہ خیال نہ صرف انفرادی تھا بلکہ تمام حاضرین کے ایسے ہی احساسات تھے۔ اور اکثر نے اس بات کا اظہار کیا کہ وہ عجیب روحانی لذت محسوس کر رہے ہیں جس کو پہلے وہ کبھی محسوس نہیں کر سکے۔

تمام قارئین کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ملک جاپان میں اسلام کی اشاعت کے سامان پیدا فرمائے۔ اور ملک جاپان جس کو طلوعِ آفتاب کی سرزمین یعنی Land of the rising sun. کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے اسلام کی حقیقی روشنی سے منور کر دے۔ آمین۔

منظوری انتخاب قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی یکم مئی ۱۹۷۷ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۹ء منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہتر رنگ میں خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

(۱) جماعت احمدیہ شیموگہ
قائد: مکرم میر شفیع الرحمٰن صاحب۔

(۲) کوسٹ پلہ۔
قائد: مکرم عبد اللہ خان صاحب

(۳) کرڈا پلی۔
قائد: مکرم شیخ ظاہر الدین صاحب۔

(۴) پینگال۔
قائد: مکرم محمد سرور صاحب بی۔ اے۔

(۵) سورو۔
قائد: مکرم شیخ مختار حسین صاحب بی۔ اے۔

(۶) سونگھڑہ
قائد: مکرم سید رشید احمد صاحب بی۔ اے۔

(۷) موگرال۔
قائد: مکرم ایم۔ پی ابراہیم صاحب۔

(۸) بھوبنیشور۔
قائد: مکرم عبد القادر خان صاحب۔

(۹) لکھنؤ۔
قائد: مکرم سیٹھ داؤد احمد صاحب۔

(۱۰) حیدرآباد
قائد: مکرم محمد عبد القیوم صاحب۔

ضروری اعلان { بابت وصولی چندہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی رہنمائی کے لئے شعبہ مال سے متعلق ضروری ہدایات درج کی جا رہی ہیں، ان کے مطابق عملدرآمد کیا جائے:-

(۱) ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد کے لحاظ سے باقاعدہ بجٹ تیار کر کے دفتر مرکزیہ میں بھجوائے اور اس کے مطابق ماہ بماہ وصولی کا اہتمام کرے۔

(۲) جو رسید بکس مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے رسید بکس منگوائی جائیں، مقامی طور پر کوئی رسید بک، خدام الاحمدیہ کا چندہ وصول کرنے کے لئے نہ استعمال کی جائے۔

(۳) جس قدر چندہ جمع کیا جائے اس کا ¼ حصہ مقامی ضروریات کے لئے رکھ کر باقی ¾ حصہ جناب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام "صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ" کی مد میں ارسال کیا جائے۔

نوٹ ۱:- ماہانہ رپورٹ میں اس امر کا خاص طور پر ذکر کیا جائے کہ کل چندہ اتنا جمع کیا گیا۔ اس قدر مقامی ضروریات کے لئے رکھا گیا۔ اور اس قدر مرکز میں بھجوایا گیا۔

نوٹ ۲:- اس وقت چندہ کی جس قدر رقم موجود ہے اس کا ¼ حصہ رکھ کر باقی ¾ حصہ فوری طور پر مرکز میں بھجوا دیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

درخواست دعا:- مکرم ایم۔ اے لطیف صاحب آفیسر و جے بنک منیجر بمبئی اپنے مقاصد میں نمایاں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے حصول کے لئے جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ قادیان)

گجراتی دینی خزانہ

(۱) تمام دنیا کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک فرمان۔ دو حصہ مجلد۔ (۲) اسلامی اصول کی فلاسفی (۳) سات ہزار مشہور احادیث، نیز حضرت علیؓ کے فرمان مجلد۔ (۴) مقصود زندگی و احکام ربانی (۵) احمدیت کا پیغام۔ (۶) خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان۔ (سوانح عمری حضرت والد صاحب) (۷) نبوت کی حقیقت۔ (۸) پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ (۹) مرہٹی زبان میں اسلامی اصول کی فلاسفی۔

اشتہار گجراتی

(۱) قبر کے عذاب سے بچو۔ (۲) نامدار آغا خان صاحب کا فرمان کتاب سے۔
(۳) کفر نامہ فتوے۔ (۴) ہر انسان پر ایک بھاری فرض۔
(۵) سچ اور جھوٹ کی کسوٹی۔ (۶) دنیا کی غیر قوموں کو بیس ہزار کا انعام۔
(۷) ہر مسلمان پر بھاری فرض۔
(۸) آخر زمانہ کے مہدی اور مسیح ظاہر ہو گئے۔

نوٹ:- کارڈ آنے پر فہرست کتب مع قیمت مفت ارسال کی جائے گی۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر فرمائیے:-

YUSUF AHMAD ALLADIN, ALLADIN BUILDING,
SAROJINI DEVI ROAD, SECUNDERABAD (A.P.)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES - 52325/52686 - P.P.

ورائٹی

پائیدار بہترین ڈیزائن پہ :-
لیدر سول و ربر شیٹ کے سپیشلسٹ
زنانہ مردانہ چپلوں کا واحد مرکز

چپل پروڈکٹس کانپور
(مکنیا بازار - ۲۲۲۲۹)

فیم اور ماڈل

کے موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,
آٹو ونگس

32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS — 600004.
PHONE - 7636.

درخواست دعا

(۱) مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ اپنے لئے اور جماعت احمدیہ کوئٹہ کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بہتر رنگ میں خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔ خاکسار فضل الٰہی خان ربوہ

(۲) خاکسار کے والد صاحب کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں جس کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے نیز خاکسار کے بڑے بھائی کو اچھا روزگار ملنے کے لئے تمام احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: عبد السلام انور متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔

فہرست نمبر ۳

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

برائے سال یکم مئی ۱۹۷۷ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۸۰ء

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداران کی آئندہ تین سال کے لئے یعنی مئی ۱۹۷۷ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۸۰ء نظارت ہذا کی طرف سے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان عہدیداران کو اپنے فضل وکرم سے بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

(۱) جماعت احمدیہ ہوگلا (مغربی بنگال)

صدر جماعت وسیکرٹری تعلیم وتربیت: مکرم ماسٹر رمضان علی صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ: مکرم ماسٹر اختر حسین صاحب سیکرٹری مال: مکرم عبدالمجید خاں صاحب۔

(۲) جماعت احمدیہ لونڈا (کرناٹک اسٹیٹ)

صدر جماعت: مکرم عبداللطیف صاحب چکوڑی سیکرٹری مال: مکرم بشیر احمد صاحب چکوڑی۔

(۳) جماعت احمدیہ بلاری (بہار)

صدر جماعت: مکرم منظور احمد صاحب۔ سیکرٹری مال وامام الصلوٰۃ: مکرم محمد عثمان صاحب۔

(۴) جماعت احمدیہ شنکرن کوئل (تامل ناڈو)

صدر: مکرم محمد علی صاحب۔ سیکرٹری مال: مکرم عبدالجبار صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ وتربیت: مکرم عمر خطاب صاحب سیکرٹری امور عامہ وتعلیم: مکرم محمد اسماعیل صاحب

(۵) جماعت احمدیہ کوٹار (تامل ناڈو)

صدر وسیکرٹری مال: مکرم عبدالقادر صاحب سیکرٹری تبلیغ: مکرم شیخ علی صاحب۔

(۶) جماعت احمدیہ سوربا (کرناٹک سٹیٹ)

صدر جماعت: مکرم ایم محمد عثمان صاحب۔ سیکرٹری مال: مکرم ایم عبدالرحمٰن صاحب۔

(۷) جماعت احمدیہ ڈائمنڈ ہاربر (مغربی بنگال)

صدر جماعت: مکرم اسحاق علی صاحب۔ سیکرٹری تبلیغ: مکرم غلام علی صاحب۔
سیکرٹری مال: مکرم شہادت علی صاحب۔ سیکرٹری ضیافت: مکرم مجیب الرحمٰن صاحب۔

(۸) جماعت احمدیہ اٹگی (کرناٹک سٹیٹ)

صدر جماعت: مکرم اے۔ ایم کنور صاحب۔ سیکرٹری مال: مکرم کے۔ ایم۔ کنور صاحب۔

اعلانِ نکاح

مورخہ ۷ مارچ ۱۹۷۷ء کو خاکسار نے مکرم وسیم احمد صاحب ابن محترم عبدالکریم صاحب دیودرگ کا نکاح مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ بنت مکرم مبشر احمد صاحب ساکن دیودرگ سے مبلغ گیارہ صد روپیہ حق مہر پر احمدیہ مسجد دیودرگ میں پڑھا۔ احباب جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے موجب رحمت وبرکت کرے۔ آمین۔

اس خوشی میں مکرم وسیم احمد صاحب کے والد مکرم عبدالکریم صاحب نے اعانت بدر میں دس روپے مساجد فنڈ میں پانچ روپے درویش فنڈ میں پانچ روپے اور شکرانہ فنڈ میں پانچ روپے نیز لڑکی کے والد مکرم مبشر احمد صاحب نے اعانت بدر میں دس روپے اور اشاعت اسلام میں پانچ روپے اور شکرانہ فنڈ میں پانچ روپے ادا فرمائے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

خاکسار: حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد۔

احمدیہ مسلم کانفرنس اٹارسی مدھیہ پردیش

مورخہ ۸ مئی ۱۹۷۷ء کو پیشوایانِ مذاہب کانفرنس بمقام اٹارسی (مدھیہ پردیش) میں منعقد ہو رہی ہے۔ پروگرام ایک روز کا ہوگا۔ جس میں پیشوایانِ مذاہب کی سیرت پر مختلف مذاہب کے علماء کو تقریروں کی دعوت دی گئی ہے۔

مدھیہ پردیش اور ملحقہ صوبہ جات کے دوستوں سے درخواست ہے کہ اس میں شمولیت کر کے کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔ مہمانان کے قیام وطعام کا انتظام جماعت احمدیہ اٹارسی کی طرف سے ہوگا۔ کانفرنس میں شمولیت کی اطلاع مکرم محمد فہیم صاحب سیکرٹری تبلیغ ریلوے کوارٹر نمبر 8 G4 - 18 - بلاک۔ اٹارسی ضلع ہوشنگ آباد۔ مدھیہ پردیش کو دی جائے۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ۔ وعدہ کنندگان سے درخواست

جماعت احمدیہ کے جن مخلص بھائیوں نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں وعدے کر رکھے ہیں۔ اُن میں سے اکثر کے وعدے خدا کے فضل سے وصول ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ادائیگی کرنے والے بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر بخشے۔ آمین۔ جن مخلصین کے وعدوں کی رقوم ابھی تک وصول نہیں ہوئیں اُن کی خدمت میں نظارت ہذا کی طرف سے خطوط کے ذریعہ سے یاددہانی کروائی جا چکی ہے۔ ایسے تمام بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدہ کے مطابق رقوم بھجوا کر ممنون فرمادیں۔

یہ تحریک احمدیت کی غیر معمولی ترقی اور اسلام کی فتح کے دن کو قریب تر لانے والی تحریک ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ احمدی مخلصین جو اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہہ کر اشاعت اسلام کے لئے قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

درخواستِ دُعا

(۱) — جماعت احمدیہ کیرنگ کے ایک دوست مکرم محمد اسرائیل صاحب کافی عرصہ سے بلڈ پریشر اور دیگر مختلف قسم کے عوارض میں مبتلا ہیں جس کی وجہ سے وہ کافی پریشان رہتے ہیں۔ موصوف مبلغ پانچ روپے درویش فنڈ میں ادا کرتے ہوئے اپنی شفاء کاملہ کیلئے درخواست دُعا کرتے ہیں۔

خاکسار جلال الدین نیر انسپکٹر بیت المال۔

(۲) — میری نند کی لڑکی عزیزہ نکہت سلطانہ S.S.L.C. کا امتحان دے رہی ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔

نیز عزیزہ فریدہ بیگم P.U.C. کا امتحان دے رہی ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو بھی اعلیٰ کامیابی دے۔ آمین۔

خاکسارہ: عزیزہ بیگم
صدر لجنہ اماء اللہ مدراس۔